عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوّة

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۳۱ | یکم تا ۷ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ مئی ۲۰۱۲ء | شمارہ:۲۰

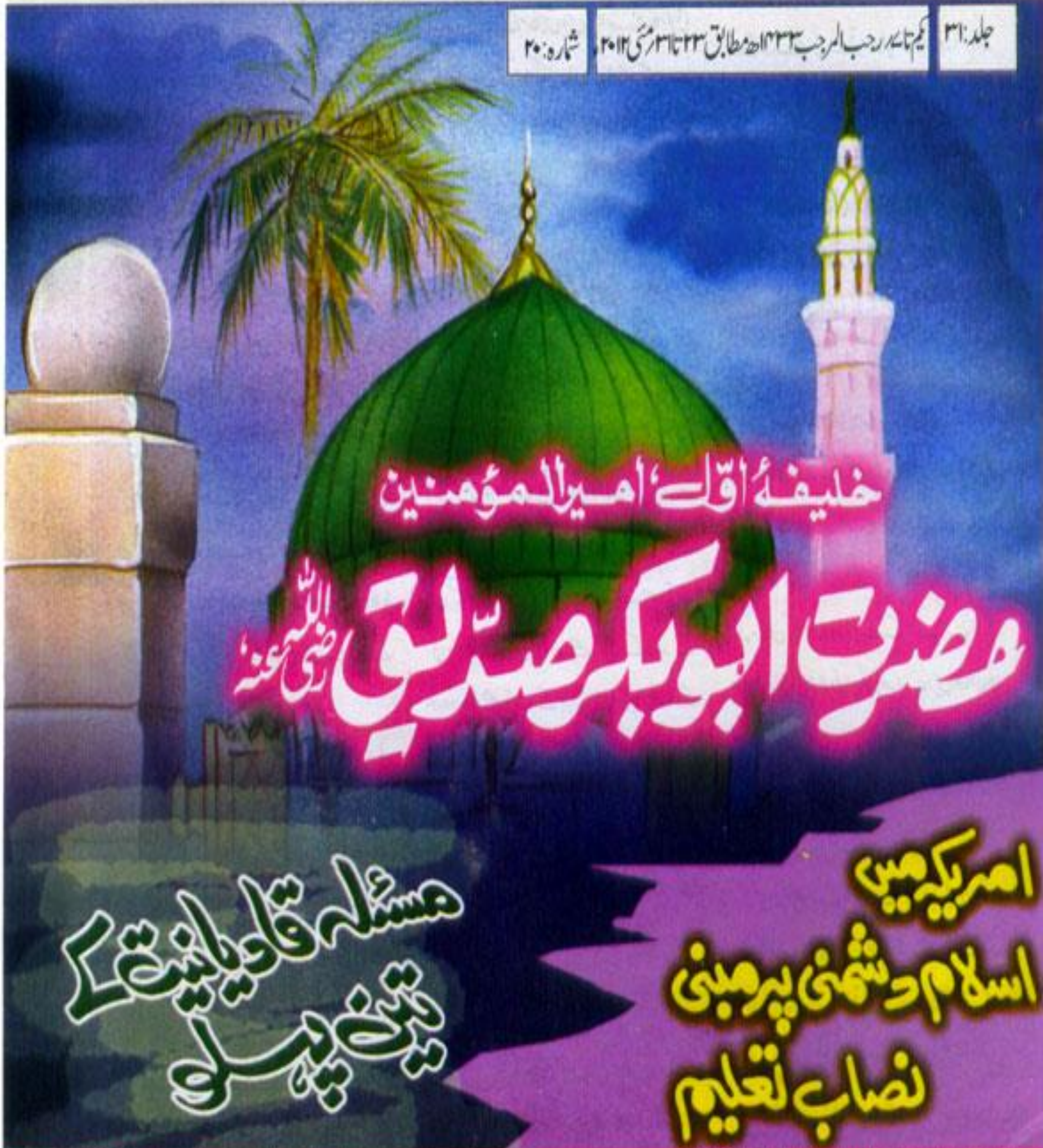

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.or
http://www.khatm-e-nubuwwat.co

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

دادا کا اپنا مکان پوتے کو تحفہ دینا..... محمد عبداللہ، جھنگ

س:...... ہمارے دو مکان ہیں، ایک میرے دادا کا، دوسرا میرے پردادا کا۔ میرے پردادا نے اپنی زندگی میں زبانی طور پر کہہ دیا تھا کہ میں نے اپنا مکان اپنے پوتے کو دے دیا، یعنی میرے والد کو۔ اس بات کے گواہ میرے دادا اور ان کی بہنیں ہیں، اب میرے دادا کا بھی انتقال ہوگیا۔ ان کے ورثا میں چار لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ دادا کے انتقال کے بعد ان کے ایک لڑکے کا بھی انتقال ہوگیا، اس کی ایک بیوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی موجود ہیں۔ اب بتایا جائے کہ شرعاً یہ تقسیم کس طرح ہوگی؟ کیا میرے پردادا والے مکان میں میرے والد کے علاوہ اور کسی کا حصہ بھی ہوگا یا نہیں؟ اور میرے دادا کے مکان میں سے میرے والد کا حصہ ہوگا یا نہیں؟

ج:...... آپ کے پردادا نے اپنا مکان اپنی زندگی میں جو اپنے پوتے (یعنی آپ کے والد کو دے دیا تھا، بقول آپ کے والد کے جس کے گواہ بھی موجود ہیں تو یہ مکان اب ورثہ میں تقسیم نہیں ہوگا بلکہ شرعاً وہ پوتا اس مکان کا مالک ہے، اس میں کسی کا کوئی حق نہیں ہے اور اس کے علاوہ آپ کے دادا کے انتقال کے بعد ان کی جو بھی اولاد زندہ تھی وہ سب شرعاً ان کی وراثت ہوگی ہر ایک کو شریعت کے مطابق اس کا حصہ ملے گا، کوئی کسی کو محروم نہیں کرسکتا اور ان کی اولاد میں سے جس کا انتقال ہوگیا ہے، اس کا حصہ اس کے ورثا میں تقسیم ہوگا۔ لہٰذا آپ کے والد کو اپنے دادا کی طرف سے جو مکان تحفہ میں ملا ہے، اس میں ان کے علاوہ کسی کا کوئی حق نہیں ہے اور نہ ہی آپ کے چچا، تایا وغیرہ کا اپنے دادا کی میراث میں کوئی حق بنتا ہے، بلکہ یہ سب لوگ اپنے والد کے یعنی آپ کے دادا کے شرعاً وارث ہوں گے تو گویا آپ کے دادا کا مکان تقسیم ہوگا اور اس میں سے آپ کے والد کا حصہ ہوگا۔ یعنی مکان دس حصوں میں تقسیم ہوگا، جس میں سے ایک ایک حصہ آپ کی ہر ایک پھوپھی کا، دو حصے آپ کے والد کے اور دو، دو حصے آپ کے ہر ایک تایا، چچا وغیرہ کے ہوں گے، اور آپ کے جس تایا یا چچا کا انتقال ہوگیا ہے، ان کا حصہ ان کی بیوہ اور اور اولاد کے درمیان تقسیم ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

مرحوم کے ترکہ میں سے قرض ادا کرنا ضروری ہے

عارف سلیم الدین، کراچی

س:...... ایک گھر دو بھائیوں نے مل کر خریدا تھا، ان میں سے ایک بھائی نے اپنے سب سے چھوٹے بھائی سے قرضہ لیا تھا اور تھوڑا قرضہ ادا بھی کردیا، اب ان کا انتقال ہوگیا ہے اور ان کے بچوں نے قرضے سے لاعلمی کا اظہار کیا اور ادا کرنے سے صاف منع کردیا ہے۔ کیا ہم وہ گھر بیچ کر چھوٹے بھائی کا قرضہ ادا کردیں اور جو باقی رقم بچے، وہ ان کے وارثوں کو دے دیں؟

ج:...... درج شدہ تفصیل اگر واقعتاً درست ہے تو یہ گھر چونکہ دو بھائیوں کے درمیان مشترکہ ہوگا، ان دونوں کے علاوہ تیسرے بھائی نے اگر اپنے نام کیا تو غلط کیا ہے، اب چونکہ ان میں سے ایک کا انتقال ہوگیا ہے اس لئے دوسرے بھائی کو چاہئے کہ مکان کی موجودہ مالیت کے حساب سے اپنے مرحوم بھائی کی اولاد کو ان کا حصہ دے دیں اور ان کی اولاد کو چاہئے کہ وہ اس میں سے سب سے پہلے اپنے والد مرحوم کا قرض ادا کریں، اس کے بعد جو رقم باقی بچے اس کو شریعت کے مطابق آپس میں تقسیم کریں۔ مرحوم کے ترکہ سے اس کا قرض ادا کرنا بہت ضروری ہے، حدیث شریف میں آتا ہے کہ آدمی کی جان اس کے قرض کی وجہ سے تکلیف میں ہوتی ہے اس لئے جلد از جلد مرحوم کا قرض ادا کردیا جائے تا کہ انہیں بھی راحت نصیب ہو۔

ہفت روزہ ختم نبوة

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۱ — یکم تا ۷؍رجب المرجب ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱؍مئی ۲۰۱۲ء — شمارہ:۲۰

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

امریکا میں اسلام دشمنی پر مبنی نصاب تعلیم	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
ملعون ٹیری جونز کو یہ جرأت کیوں ہوئی؟	۷	مولانا محمد ازہر مدظلہ
امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۹	ڈاکٹر سعید احمد صدیقی
سفر مدینہ منورہ اور زیارت روضۂ اطہر (۵)	۱۱	محمد وسیم غزالی
ختم نبوت کی مخالفت..... سیاسی تحریک	۱۴	پروفیسر اسرار احمد بخاری
مسئلہ قادیانیت کے تین پہلو!	۱۷	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن	۱۹	مولانا قاضی احسان احمد
تحفظ ختم نبوت کانفرنس کراچی	۲۱	. . . .
حضرت مولانا سعید احمد ربانی رحمہ اللہ	۲۳	عبدالروف نفیسی
ختم نبوت کانفرنس، بنوں	۲۵	ڈاکٹر افتخار احمد نقشبندی
داعی اسلام مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہیدؒ	۲۷	اخباری رپورٹ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا:۹۵ڈالر، یورپ، افریقہ:۷۵ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک:۶۵ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰روپے، ششماہی:۲۲۵روپے، سالانہ:۴۵۰روپے

چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون:۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35.Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث — گزشتہ سے پیوستہ

دنیا سے بے رغبتی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہلِ بیت کی معیشت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانے کا تھا، چوکی پر رکھ کر کھانا کھانا تنعّم پرست لوگوں کا شیوہ ہے، جیسا کہ ہمارے زمانے میں تنعّم پرستوں نے میز کرسی پر کھانے کا دستور نکالا ہے، یہ خلافِ سنت اور مکروہ ہے۔

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کبھی چپاتی دیکھی بھی نہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جاملے۔ ان سے عرض کیا گیا کہ: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ لوگوں کے گھروں میں چھلنیاں ہوتی تھیں؟ فرمایا: ہمارے ہاں چھلنیوں کا دستور نہیں تھا۔ عرض کیا گیا کہ: پھر آپ حضرات جو (کے آٹے) کا کیا کرتے تھے؟ (یعنی کیسے پکا کھالیتے تھے؟) فرمایا: ہم اس میں پھونک مارلیا کرتے تھے، اس میں سے جو (بھوسہ وغیرہ) اُڑنا ہوتا اُڑ جاتا، پھر اسے پانی سے تر کرکے گوندھ لیا کرتے تھے۔“

(ترمذی، ج:۲، ص:۵۹)

اس باب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے اہلِ بیت اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی معیشت کا جو نقشہ سامنے آتا ہے، آج اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، اور واقعہ یہ ہے کہ آج کے شکم پروری کے دور میں بہت سے مسکینوں کے لئے اس کا یقین کرنا بھی مشکل ہے۔

انسان ہمیشہ سے اس نفسیاتی مرض کا شکار رہا ہے کہ وہ حقائق کا تصور اپنی ذہنی سطح اور اپنی اِلف و عادت کے پیمانوں سے کرتا ہے، جو حقائق اس کی ذہنی سطح سے بالاتر یا اس کی عادات و مالوفات کے خلاف ہوں جھٹ سے ان کا انکار کردیتا ہے، حالانکہ واقعی حقائق کو جھٹلانا اس کے ذہنی افلاس کی علامت تو ہوسکتی ہے، مگر اس تکذیب و انکار سے واقعات و حقائق نہیں مٹ سکتے۔

یہاں دو چیزوں کا ذکر ضروری ہے، ایک یہ کہ ... جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا جاچکا ہے ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زُہد و فقر آپ کا خود اختیاری تھا، کسی مجبوری کا نتیجہ نہیں تھا، اگر آپ یہاں کی راحت و آسائش کی خواہش کرتے تو حق تعالیٰ شانہٗ آپ کو ضرور مرحمت فرماتے، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت عالی و بلند نظری میں دُنیا کی اس قدر وقعت ہی نہ تھی کہ آپ یہاں کے آرام و آسائش اور راحت و تنعّم کو اِختیار فرماتے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ دیوانے اور مجنون لوگ سارا دن کوڑے کے ڈھیر پر پڑے ہوئے پھٹے پُرانے چیتھڑوں کو جمع کرتے رہتے ہیں، اپنے خیال میں وہ بہت قیمتی متاع جمع کر رہے ہوتے ہیں، اگر کوئی شخص ان سے یہ چیزیں چھیننے لگے تو وہ لڑنے مرنے کو تیار ہوجاتے ہیں، لیکن جو لوگ عقل و خرد رکھتے ہیں وہ ان پاگلوں کے اس اہتمام کو دیکھ کر کبھی اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہوتے کہ یہ بھی کوئی لائق قدر چیز ہوسکتی ہے، جس کو یہ لوگ جمع کرکے اپنے اُوپر لاد رہے ہیں، بلکہ انہیں ان بے چاروں کی دیوانگی اور پاگل پن پر رحم آتا ہے کہ مسلوب العقل ہونے کی وجہ سے ان کی حالت کیسی ہوگئی ہے۔

ٹھیک یہی مثال حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اور اَبنائے دُنیا کی ہے، انبیائے کرام علیہم السلام کو حق تعالیٰ شانہٗ نے صحیح عقل و فہم سے نوازا ہے، ان کی نظر میں دُنیا کے سامانِ عیش اور اَسبابِ راحت کی حیثیت پھٹے پُرانے گندے چیتھڑوں سے زیادہ نہیں، اس لئے وہ نہ صرف یہ کہ ان گندے چیتھڑوں کے جمع کرنے کے لئے فکرمند نہیں ہوتے بلکہ جو لوگ اپنی خام عقلی اور آخرت فراموشی کی وجہ سے جیفہ دُنیا پر مکھیوں کی طرح جمع ہو رہے ہیں، انبیائے کرام علیہم السلام کو ان کی اس حالت پر رحم آتا ہے۔ یہ ہے اصل علت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زُہد و قناعت کی۔

دوم یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زُہد و قناعت کا جو معیار قائم فرمایا، بلاشبہ وہی اصل کمال ہے، مگر اس معیار پر پورا اُترنا ہر شخص کا کام نہیں، نہ ہر شخص کو اس کی ریس کرنے کی اجازت ہے، اس لئے اگر ہم اپنے ضعف و ناتوانی کی بنا پر اس معیار کو نہ اپنا سکیں تو یہ ہماری استعداد کا نقص ہے کہ ہمارے قویٰ اس کے متحمل نہیں، اور نہ ایمان و یقین اور رُوحانی قوت کا یہ بلند مقام ہمیں نصیب ہے، چونکہ ہم ضعفاء کو اپنی کمزوری و ناتوانی کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ زُہد کی تاب نہیں ہوسکتی اس لئے ہمیں اس کی ریس بھی نہیں کرنی چاہئے، البتہ یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ اصل لائق رشک حالت تو وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی، اور یہ ہمارا نقص اور عیب ہے کہ ہم اس مقام کے حاصل کرنے سے کوتاہ ہیں۔ الغرض نہ تو اس اعلیٰ ترین مقام کی ہوس کی جائے، جس کے ہم اہل نہیں، اور نہ ان اسبابِ راحت کو کمال اور لائق فخر سمجھا جائے جن میں ہم گلے گلے تک ڈوبے ہوئے ہیں، وباللہ التوفیق! ☆☆

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

محمد اعجاز مصطفیٰ

اداریہ

امریکا میں اسلام دشمنی پر مبنی نصابِ تعلیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

روزنامہ جنگ کراچی کی خبر ہے کہ امریکی ریاست فلوریڈا میں ملعون پادری ٹیری جونز نے شیطانی عمل دہراتے ہوئے قرآن پاک کے نسخے جلادیے اور اس کی ویڈیو انٹرنیٹ پر جاری کردی۔ قرآن کریم کے نسخے جلانے کے موقع پر اس ملعون کے علاوہ بیس کے قریب اور لوگ بھی موجود تھے۔ اس سے پہلے ۲۰؍مارچ ۲۰۱۱ء کو بھی اس شیطان صفت پادری نے تیس پادریوں کے موجودگی میں قرآن کریم کو نذرآتش کیا تھا۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا اور یہ کتاب سابقہ تمام کتب تورات، انجیل، زبور اور تمام صحائف کی مصدق وناسخ ہے۔ اب صراط مستقیم اور وصول الی اللہ کی راہ بتلانے اور راہنمائی کرنے والی مقدس کتاب صرف قرآن کریم ہے اور وہ الحمدللہ! اہل اسلام کے حصہ میں آئی ہے۔

قرآن کریم ایسی سچی اور لاریب کتاب ہے، جس کی تحدی اور چیلنج آج بھی موجود ہے کہ تمام انسان اور جن اس بات پر جمع ہوجائیں کہ اس جیسا قرآن کریم بنا کر لائیں تو وہ نہیں لاسکتے۔

خلاصہ یہ کہ ٹیری جونز جیسے غلیظ ترین، بدبودار اور شیطان صفت کردار کرنے والے کتنے ہی پیدا ہوجائیں وہ قرآن کریم کی عظمت اور حقانیت کو جھٹلا نہیں سکتے اور نہ ہی دنیا میں اس کی تعلیمات کے پھیلنے کو روک سکتے ہیں۔

سوچنے کا مقام یہ ہے کہ کفر کہاں سے چلا اور کہاں تک پہنچ گیا۔ اس کے مقابلہ میں ۵۰ کے لگ بھگ ممالک کے مسلمانوں اور مسلم حکمرانوں نے کیا درس عبرت حاصل کیا اور ان کفریہ عزائم کے سدباب کے لئے آج تک کیا تدابیر اختیار کیں؟

اس کی تھوڑی سی تفصیل یہ ہے کہ: دو سپر طاقتوں کی باہم لڑائی، رسا کشی اور روس کی شکست کے بعد امریکا بہادر نے اسلام اور اہل اسلام کو مٹانے کے لئے کمر کس لی۔ اپنے لوگوں کو باور کرایا کہ عیسائیت کی اسلام کے خلاف جنگ ہے، مسلمانوں کو دھوکا دیا کہ ہم دنیا کو امن دینا چاہتے ہیں۔ عالم دنیا میں کفر سے برسرپیکار مجاہدین کو امن دشمن، دہشت گرد، انتہا پسند قرار دے کر ان کے خلاف یلغار کردی، ان کے خلاف بم برسائے، ان کو شہید کیا، گوانتاناموبے جیل بھیجا، ان کو جیل کے پنجروں میں بند کیا، ان کے منہ میں پیشاب کیا، ان کے سامنے قرآنی اوراق پھیلا کر ان پر چلنے کے لئے ان مجاہدین کو مجبور کیا اور ان پر تشدد کیا، افغانستان میں امریکی فوجیوں نے قرآن کریم جلائے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکے بنائے گئے، مسجد کے میناروں پر پابندی لگائی گئی، عورتوں کے لئے حجاب کو ممنوع قرار دیا، اذان پر پابندیاں لگائی گئی اور امریکا میں بار بار اس ملعون پادری نے قرآن کریم کو جلایا اور اب امریکا کی فوجی اکیڈمیوں کے نصاب میں مکہ اور مدینہ پر ایٹمی حملے کرنے کے اسباق شامل کرکے مسلمانوں کے خلاف فیصلہ کن جنگ کرنے کی تیاری کی جارہی ہے۔ تفصیل اس خبر میں پڑھ لیجئے:

”واشنگٹن (امت نیوز رخبر ایجنسیاں) امریکی فوجی اکیڈمیز میں مستقبل کے اعلیٰ افسران کو پورے عالم اسلام کے خلاف مکمل جنگ کی تعلیم دی جارہی ہے اور پڑھایا جارہا ہے کہ خود کو محفوظ رکھنے کے لئے تیسری عالمی جنگ شروع کرکے دنیا بھر کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کا خاتمہ کرنا ہوگا۔ اسلام مخالف کورس میں ہمارے مقدس ترین مقامات مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر ایٹمی حملے اور ہلاکت خیز بمباری کی حکمت عملی کا بھی انکشاف ہوا ہے۔ ورجینا کے جوائنٹ فورسز اسٹاف کالج سمیت امریکی فوج کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں اسلام سے نفرت پر مبنی نصاب پڑھانے کا انکشاف گزشتہ ماہ اپریل میں سامنے آیا تھا، مگر اس کی تفصیلات باہر نہیں آسکی تھیں۔ نئے انکشاف کے بعد امریکی افواج کے

سربراہ جنرل مارٹن ڈیمپسی نے فوجی اداروں میں اسلام کے بارے میں پڑھائے جانے والے نصاب کی مذمت کی اور تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ اسلام مخالف کورس بنانے اور اس پر لیکچر دینے والے لیفٹیننٹ کرنل میتھیو اے ڈولی کو معاملہ سامنے آنے کے بعد یہ نصاب پڑھانے سے روک دیا گیا ہے، لیکن کوئی تادیبی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔ سارے معاملے کا انکشاف کرنے والی ایک امریکی ویب سائٹ کے مطابق اس کورس میں شرکت کرنے والے فوجی افسران اعلیٰ عہدوں اور اہم ذمہ داریوں پر کام کررہے ہیں، جن میں لیفٹیننٹ کرنل، کرنل، کمانڈر اور نیوی کے کیپٹن شامل ہیں۔ کورس ۲۰۰۴ء سے پڑھایا جارہا ہے اور سال میں ۵ مرتبہ دہرایا جاتا ہے۔ شریک افسران کو بتایا جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسلام کے خلاف "مزاحمتی تحریک" کا حصہ سمجھیں، اسلام میں اعتدال پسندی نام کی کوئی چیز نہیں اور وہ اس مذہب کو اپنا دشمن تصور کریں۔ انہیں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ امریکا، دنیا میں صرف مسلمان انتہاپسندوں سے نہیں بلکہ اسلام سے جنگ کی حالت میں ہے اور اگلے مرحلے میں یہ ممکن ہے کہ امریکا مسلمانوں کے مقدس ترین مقامات مکہ اور مدینہ کو جوہری حملوں اور ہلاکت خیز بمباری کے ذریعے تباہ کرادے، چاہے اس میں کتنی ہی اموات کیوں نہ ہوں، جیسا کہ دوسری جنگ عظیم میں ہیروشیما، ناگاساکی اور ڈریسڈن (جرمنی) کے ساتھ کیا گیا۔ کورس میں بتایا گیا کہ آج کے دور میں اسلامی انتہاپسندوں سے جو خطرات ہمیں درپیش ہیں، ایسے میں جنگی قوانین سے متعلق جنیوا کنونشن اور اس پر اقوام متحدہ کی توثیق کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہی ہے اور اب جہاں ضرورت پڑے سویلین آبادی کو بھی حملوں کا نشانہ بنایا جائے۔ لیفٹیننٹ کرنل میتھیو اے ڈولی نے افسران کو پڑھایا کہ وقت آگیا ہے کہ امریکا اپنا ہدف واضح کرلے، بربر نظریے کو مزید برداشت نہیں کیا جاسکتا، اسلام کو بدلنا ہوگا، ورنہ ہم خود اسے مٹا کردم لیں گے۔ امریکی کرنل نے اسلام کے خلاف چار مراحل پرمبنی منصوبہ پیش کیا، جس کا تیسرا حصہ مسلمانوں کو دنیا سے مٹا کر ایک مختصر گروہ میں تبدیل کرنا اور سعودی عرب کو بھوک وافلاس کے بحران سے دوچار کرنا ہے۔ امریکی محکمۂ دفاع پنٹاگون نے اپنی فوجی اکیڈمیوں میں یہ کورس پڑھائے جانے کی تصدیق کی ہے۔ ترجمان کے مطابق چیئرمین جوائنٹ چیف آف اسٹاف جنرل مارٹن ڈیمپسی نے امریکی فوجی افسران کے لئے اس اختیاری کورس کو قابل اعتراض قرار دیا ہے اور کہا کہ یہ کورس امریکا کی ان قدروں کے منافی ہے، جو دوسرے مذاہب اور رسم ورواج کے احترام اور آزادی پرمبنی ہیں۔ امریکی میڈیا نے بتایا کہ جنرل ڈیمپسی نے اس کورس کو پڑھنے والے ایک فوجی کی اپریل کے اواخر میں کی گئی شکایت سامنے آنے کے بعد فوجی اسکولوں میں کسی مذہب سے متعلق پڑھائے جانے والے کورس کے حوالے سے مکمل تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ امریکی فوجی اکیڈمیوں میں فوجی افسران کے علاوہ سرکاری حکام کو بھی جنگی منصوبہ بندی کے کورسز میں اسلام دشمنی پرمبنی یہ تعلیم دی جاتی ہے تاہم اب معاملہ سامنے آنے پر تحقیقات کی جارہی ہیں کہ اس کورس کو پڑھانے کی منظوری کیسے ملی اور کیسے یہ نصابی کتب کا حصہ بنا۔ پنٹاگون کے مطابق اس حوالے سے مکمل رپورٹ رواں ماہ کے آخر تک سامنے آجائے گی۔ امریکی خبرایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق گزشتہ برس ایف بی آئی میں بھی ایسے ہی ایک اسلام مخالف کورس کو بند کردیا تھا۔" (روزنامہ امت کراچی، ۱۲ مئی ۲۰۱۲ء)

مسلم عوام تو ہر جگہ سراپا احتجاج ہیں لیکن ہمارے مسلم ممالک کے حکمران اور سربراہان خواب خرگوش کے مزے لینے کے ساتھ ساتھ عیسائیوں اور یہودیوں کی ان چالوں کو سمجھنے سے بھی قاصر نظر آتے ہیں۔ ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ عرب ریاستوں میں جو بھونچال آیا تھا اور جس کا دھواں ابھی تک فضا کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوا ہے، جس کے نتیجے میں ان ممالک کی عوام نے اپنے حکمرانوں کو گلیوں اور چوراہوں میں گھسیٹا، انہیں ملک چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور کیا یا انہیں اپنے ملک میں اصلاحات لانے پر مجبور کیا یہ صرف اس مجرمانہ خاموشی کی سزا تھی جو اللہ تعالیٰ نے عوام کے ہاتھوں ان کو دلوائی۔ اگر آج کے مسلم حکمران اسلام کے خلاف، مسلمانوں کے خلاف یا شعائر اسلام کے خلاف ان یہودیوں اور عیسائیوں کی سازشوں کا جواب نہیں دیں گے تو ان کے خلاف بھی اللہ تعالیٰ کا قہر اور غضب نازل ہوسکتا ہے پھر نہ ان کا اقتدار رہے گا اور نہ ان کا وجود رہے گا۔ اس لئے ہم مسلم حکمرانوں سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ آپ قرآن کریم اور شعائر اسلام کے محافظ بن کران دین دشمنوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کران کو جواب دیں، انشاء اللہ! اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت آپ کے ساتھ ہوگی، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "یا ایھا الذین آمنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم۔" ...اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ کی مدد کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو جمادے گا....

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

ملعون ٹیری جونز کو یہ جرأت کیوں ہوئی؟

مولانا محمد ازہر مدظلہ

ملعون امریکی پادری ٹیری جونز نے ایک مرتبہ پھر اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے ہوئے قرآن کریم کو نذر آتش کر کے دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کو شدید ذہنی و روحانی کرب و اذیت میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس شیطان صفت پادری نے قبل ازیں ۲۰ر مارچ ۲۰۱۱ء کو بھی یہ مکروہ شیطانی حرکت کی تھی اور تیس پادریوں کی موجودگی میں قرآن کریم کے صفحات کو آگ لگائی تھی۔ اس وقت بھی پوری دنیا کے مسلمانوں نے اس شیطانی حرکت پر شدید احتجاج کیا تھا، لیکن یہ احتجاج کمزور، بے بس اور بے حس مسلمانوں کا تھا۔ پچاس اسلامی ملکوں میں کسی ایک حکمران کی کوئی توانا آواز بلند نہیں ہوئی تھی جو امریکا کو یہ احساس دلاتی کہ وہ اس ملعون کو تحفظ دے کر عالمی امن اور مذہبی ہم آہنگی کو تاراج کر رہا ہے۔ بے اثر اور منافقانہ روش نے اس ملعون کو ایک مرتبہ پھر قرآن کریم کی بے حرمتی پر برانگیختہ کر دیا ہے۔ یقیناً اب بھی پوری دنیا میں اس قبیح شیطانی حرکت کی مذمت کی جائے گی لیکن اس کا اصل علاج ان ناپاک ہاتھوں کو قطع کرنا ہے، جو حق تعالیٰ شانہ کی مقدس کتاب کی بے حرمتی کے لئے اٹھتے ہیں، کیونکہ بطور مسلمان ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حرمت قرآن اور حرمت رسول پر کٹ مرے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوسکتا، اس لئے کوئی بھی مسلمان، خواہ وہ دنیا کے کسی کونے میں ہو، گستاخان قرآن اور گستاخان رسالت کو کیفر کردار تک پہنچانا اپنے ایمان کی تکمیل سمجھتا ہے۔ بدبخت راج پال نے جب شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کی تھی تو حضرت امیر شریعتؒ نے فرمایا تھا کہ: ''یا سننے والے کان نہ رہیں یا گستاخی کرنے والی زبان نہ رہے'' حقیقت یہ ہے کہ قرآن و رسالت کے ان دشمنوں کا منہ صرف اسی صورت میں بند ہوسکتا ہے، اس کے بغیر وہ اپنی مذموم حرکات سے باز نہیں آئیں گے۔

پوری دنیا کے مسلمانوں کو اپنی کمزوری (مادی و ایمانی) کے باوجود اس حقیقت کا ادراک بھی کرنا چاہئے کہ امریکا، برطانیہ، جرمنی، فرانس اور دنیا کے تمام عیسائی اور یہودی ان کے دشمن ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔ اس حقیقت کو اسی قرآن نے بیان کیا ہے جسے ملعون پادری نذر آتش کر رہے ہیں، بلکہ اب تو دنیا کے تمام عیسائی اور یہودی مسلمانوں کے صرف دشمن نہیں، بلکہ ان کے خلاف حالت جنگ میں ہیں۔ میں ایک مرتبہ پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ جب سوویت یونین کا خاتمہ ہوگیا تو نیٹو کے سیکریٹری جنرل سے پوچھا گیا کہ اب جب سوویت یونین کا وارسا پیکٹ ختم ہوگیا ہے تو نیٹو کی کیا ضرورت ہے، جو کمیونسٹ بلاک کی اسی مشترکہ فوجی تنظیم کے جواب میں بنائی گئی تھی۔ تو نیٹو کے سیکریٹری جنرل نے فی البدیہہ جواب دیا کہ ''ابھی اسلام باقی ہے!''

عیسائی دنیا کا بڑے سے بڑا لیڈر بھی اسلام اور مسلم دشمنی میں کسی متعصب پادری سے کم دکھائی نہیں دیتا، مشہور تاریخی واقعہ ہے کہ برطانیہ کے وزیراعظم گلیڈسٹون نے پارلیمنٹ میں قرآن کریم ہاتھ میں لے کر کہا تھا کہ دو چیزیں انسانیت کی دشمن ہیں، ایک محمد کا قرآن، دوسری محمد کی تلوار (نعوذ باللہ من ذلک) اور یہ ہفوات بھی بکی تھی کہ جب تک قرآن دنیا میں موجود ہے، دنیا مہذب نہیں ہوسکتی۔ چونکہ قرآن کریم بے حیائی، فحاشی، بدکاری، زنا اور ہم جنس پرستی جیسی لعنتوں کو برداشت نہیں کرتا، اس لئے ان بے حیائیوں کے مرتکبین کو قرآن کریم خلاف تہذیب نظر آتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم کی حفاظت خدائے بزرگ و برتر نے اپنے ذمہ لی ہوئی ہے اور کسی ملعون پادری کی گستاخانہ حرکت سے اس خدائی کتاب کی حرمت و تقدس میں کوئی کمی نہیں آسکتی، نہ ہی قرآن کریم کی تعلیمات کو چار دانگ عالم میں پھیلنے سے روکا جاسکتا ہے، قرآن کریم لاکھوں

شعور بیداری

مسلمانو! سنبھل جاؤ سنبھل جانے کا وقت آیا
بہت سوئے ہو تم، اب ہوش میں آنے کا وقت آیا
یہودی لاکھ تڑپیں، ٹپٹائیں لاکھ عیسائی
علم اسلام کا دنیا پہ لہرانے کا وقت آیا

سید امین گیلانیؒ

کروڑوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی بد بخت قرآن کریم کی توہین کرکے اپنی آتش بغاوت و عداوت کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرے تو مسلمان رسمی احتجاج سے آگے نہ بڑھیں۔ ایسے شیاطین سے خدا کی دھرتی پاک ہونی چاہئے اور اس سلسلہ میں سب سے پہلے امریکی حکومت کو اس شیطان کی سرکوبی کرنی چاہئے اور اس گند سے اپنی دھرتی پاک کرنی چاہئے، جس نے عالمی امن اور مذہبی ہم آہنگی کو تاراج کرنے کی کوشش کی ہے۔ امریکا کی اسلام دشمنی کے باعث اگرچہ اس کی امید نہیں ہے تاہم کم از کم دنیا کو معلوم ہونا چاہئے کہ انسانی حقوق کے اس نام نہاد چیمپین نے مسلمانوں کے خلاف جو کروسیڈ شروع کر رکھی ہے، اب اس کا دائرہ الہامی کتابوں کی توہین تک وسیع ہو چکا ہے۔

ملعون ٹیری جونز نے دو مرتبہ قرآن کریم کی توہین کرکے یہ واضح کر دیا ہے کہ اسے امریکا کے کروسیڈی حکمرانوں کی آشیرباد حاصل ہے۔ مسلمانان عالم تو بلاشبہ حرمت قرآن و حرمت رسول پر جان دینا جانتے ہیں اور ٹیری جونز جیسے ملعونوں اور گستاخوں کے منہ بند کرنے کا طریقہ بھی جانتے ہیں لیکن امریکی انتظامیہ کو بھی عقل کے ناخن لینے چاہئیں اور اپنے اس شہری کو نکیل ڈالنی چاہئے جو اسلام دشمنی کے جنون میں خود امریکی سلامتی کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔

عیسائی ممالک ایک طرف ان تنظیموں کی حوصلہ افزائی اور فنانسنگ کرتے ہیں جو بین المذاہب، ہم آہنگی کی آواز لگاتی ہیں اور دوسری طرف عالمی امن کو تہس نہس کر دینے والی ایسی حرکات کی بالواسطہ خاموش تائید کرتے ہیں جو مسلمانوں کی سخت دل آزاری کا باعث بنتی ہیں۔ تمام مسلم ممالک اور پاکستان کے حکمرانوں سے استدعا ہے کہ وہ کم از کم قرآن کریم کی اس بے ادبی اور توہین کے خلاف تو آواز بلند کریں تاکہ ان گستاخوں اور ملعونوں کا منہ بند کیا جاسکے۔

(روزنامہ اسلام کراچی ۳ رمئی ۲۰۱۲ء)

نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی

محترم جناب خلیل احمد حامی عبیدی صاحب، سوانح حیات قطب الاقطاب حضرت خلیفہ غلام محمد صاحب نوراللہ مرقدہ میں لکھتے ہیں:

''ابتدا میں مرزائیت نے مشرقی پنجاب میں جنم لیا اور وہیں نشو ونما پائی، پنجاب کے علماء نے اس فتنے کی سرکوبی کرنی چاہی تو سرکار انگریز نے اس کو اپنی امان میں لے لیا۔ یوں یہ انگریزی حکومت کا خود کاشتہ پودا اس کی نگرانی میں پھلتا پھولتا رہا ادھر علماء اور صوفیاء اس کا تعاقب کرتے رہے۔ حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ نے بھی پنجاب کی جماعت کو اس مفسدہ سے خبردار کر دیا تھا اور دشمنان ختم نبوت کے خلاف اپنی توجہات مبذول فرمائی تھی۔ پنجاب کے آخری سفر میں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ حضرتؒ سے ملے تو آپ نے ان کو اس طرف خاص توجہ دلائی، جب مولانا مرحوم آپ کی مجلس سے اٹھ کر گئے تو اپنے ساتھی سے فرمایا: حضرت بہت ضعیف ہو گئے ہیں اور سفر کے قابل نہیں ہیں ورنہ میرا ارادہ تھا کہ میں آپ کو قادیان لے جاؤں اور ان لوگوں سے کہوں کہ دیکھو! ہمارے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی غلام محمد کو دیکھو اور اپنے نبی کو بھی دیکھو، کیا عجب کہ وہ لوگ حضرتؒ کا چہرۂ انور ہی دیکھ کر مسلمان ہو جاتے۔''

(سوانح حیات قطب الاقطاب حضرت خلیفہ غلام محمدؒ ص:۱۹۸)

ختم نبوت کانفرنس، اٹک

اٹک (محمد عامر) مرکز ختم نبوت فاروق اعظم کالونی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس روایتی جوش و خروش سے منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی تھے۔ کانفرنس کا آغاز بعد از نماز مغرب تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ مولانا مسعود الحسن نے تلاوت پیش کی، نعت رسول مقبول محترم عادل اور وسیم شہزاد نے پیش کیں۔ اس کے بعد ابتدائی کلمات مولانا قاضی محمد ابراہیم ثاقب الحسنی مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک نے ارشاد فرمائے۔ پہلا بیان ناظم نشر و اشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کیا۔ مولانا نے نہایت خوبصورت انداز میں حاضرین کو ختم نبوت کے کام کی طرف راغب کیا۔ دوسرا بیان حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ قادیانیت اور مرزائیت اصل میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کا نام ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کے تمام مسالک کا نقطۂ اتحاد ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان کے بغیر کوئی بھی آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ بالاتفاق کافر و مرتد اور خارج اسلام ہے۔ قادیان کا دجال، کذاب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے یہ تمام لوگ مرتد اور زندیق ہیں۔ حضرت کے بیان کے بعد دعا ہوئی اور بعد از نماز عشاء کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

خلیفۂ اوّل امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

آپؓ نے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کی ذریت کے خلاف لشکر کشی کر کے انہیں جہنم رسید کیا

ڈاکٹر سعید احمد صدیقی

سید المرسلین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''سوائے نبی کے کوئی شخص ایسا نہیں ہے، جس پر آفتاب طلوع اور غروب ہوا ہو اور وہ ابوبکر صدیقؓ سے افضل ہو۔''

• صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر جس شخص نے اپنی دوستی اور مال سے سب سے زیادہ احسان کئے ہیں، وہ ابوبکرؓ ہیں، اگر میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔''

ابن عساکر نے تحریر کیا ہے کہ اللہ رب العزت نے حضرت ابوبکر صدیقؓ میں ایسی خصلتیں پیدا فرمائی ہیں کہ کسی میں بھی پیدا نہیں کیں۔ اول یہ کہ آپ صدیق ہیں اور کسی کا نام صدیق نہیں ہوا، دوسرے یہ کہ آپ صاحب غار ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو امام ہونے کا حکم فرمایا اور باقی تمام مقتدی تھے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے دنیا میں اپنی محبوب ترین اور پسندیدہ ترین چیز جو بیان فرمائی وہ یہ تھی: دنیا میں سب سے زیادہ میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتا رہوں۔

آپ کو ہجرت مدینہ میں سب سے ممتاز مقام حاصل ہے، کیونکہ ہجرت مدینہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا شرف آپ کو ہی حاصل ہے۔

آغاز اسلام سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک ہر مرحلے پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کی۔ آپؐ پر ان کی خدمات اور قربانیوں کا اتنا اثر تھا کہ فرماتے تھے کہ جان و مال کے لحاظ سے مجھ پر ابوبکرؓ سے زیادہ کسی کا احسان نہیں۔ ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا: ''ہم نے ہر ایک کے احسان کا بدلہ چکا دیا، مگر ابوبکرؓ کو ان کے احسانات کا بدلہ اللہ تعالیٰ دے گا۔''

آپ نے اپنے عہد خلافت میں لشکر اسلام کو وہ پُرخلوص وصیت فرمائی، جو تاریخ عالم میں سنہری حروف سے لکھی گئی۔ آپؓ نے فرمایا: ''خیانت نہ کرنا، بے وفائی سے بچنا، مقتولین کا مثلہ نہ کرنا، بوڑھوں، بچوں اور عورتوں اور مذہبی رہنماؤں کو قتل نہ کرنا، ہرے بھرے اور پھل دار درختوں کو نہ کاٹنا، کھیتیوں کو نہ جلانا، کھانے کے علاوہ جانوروں کو بے کار ذبح نہ کرنا۔''

عہد صدیقی کے روشن کارناموں میں ذمیوں (اسلامی ریاست کے غیر مسلم باشندے) کے حقوق کی پاسداری تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت ذمیوں کے حقوق کی حفاظت کی بڑی تاکید فرمائی تھی، اس لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ ان کا بڑا لحاظ رکھتے تھے۔ عہد رسالتؐ میں ان کے حقوق متعین ہو چکے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے میں بھی انہیں وہی حقوق حاصل رہے۔ آپ نے اس کی تجدید و توثیق فرمائی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ ذاتی حیثیت میں بہت نرم دل، متواضع، خاکسار، پارسا، دیانت دار، معاملہ فہم، زاہد، متقی اور زہد و ورع کا مجسم نمونہ تھے۔ وہ تعلیم اسلام کے زندہ پیکر اور اخلاق نبوی کی تصویر تھے۔ آپ کے دور کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں کوئی ایسا کام نہ ہو پایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ ہوا ہو۔ آپ کو کل سوا دو سال مسلمانوں کی خدمت کا موقع ملا، اس قلیل مدت میں آپ نے اسلام اور مسلمانوں کی وہ گراں قدر خدمات انجام دیں، جس کی تاریخ عالم میں کوئی نظیر نہیں ملتی اور آئندہ حکمرانوں کے لئے آپ ایسا نمونہ چھوڑ گئے جو دوسروں سے برسوں میں ممکن نہ تھا۔ آپؓ کی دینی و مذہبی خدمات تاریخ اسلام کا روشن و قابل افتخار باب ہیں۔ آپؓ کی دینی خدمات کی ایک طویل فہرست ہے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ نے قبول اسلام کے ساتھ ہی دین حنیف کی نشر و اشاعت کے لئے جدوجہد شروع کر دی، آپ کی دعوت پر حضرت عثمان بن عفانؓ حضرت زبیر بن العوامؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضرت طلحہ بن عبداللہؓ جو معدنِ اسلام کے سب سے تاباں و درخشاں جواہر ہیں، مشرف با اسلام ہوئے۔ حضرت عثمان بن مظعونؓ، حضرت ابو عبیدہؓ حضرت ابو سلمہؓ اور حضرت خالد بن سعید العاصؓ بھی آپ ہی کی کوشش و کاوش سے دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔

• حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایک عظیم ترین کارنامہ قرآن مجید کی کتابی شکل میں تدوین ہے۔ آپؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ کو جو عہد نبوی میں کاتب وحی تھے، قرآن کریم جمع کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے مختلف لکھے ہوئے اجزا اور حفاظ قرآن کے ذریعے قرآن کریم کی سورتوں کو جمع کر کے کتابی صورت میں

مدون کیا۔ یہ آپؓ کا تاریخ ساز اور ناقابلِ فراموش عظیم دینی کارنامہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوصال میں حضرت اسامہ بن زیدؓ کی سربراہی میں لشکرِ اسلام شام بھیجنے کا حکم دیا تھا، ابھی یہ مہم روانہ نہیں ہوئی تھی کہ آپؐ کا وصال ہوگیا۔ اس موقع پر بعض صحابہ کرامؓ نے مخالفت کی کہ ایسی حالت میں فوج کو مرکزِ خلافت سے دور بھیجنا مناسب نہیں ہے، مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا:

"قسم ہے اُس ذات کی! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر مدینے میں اتنا سناٹا ہوجائے کہ درندے آکر میری ٹانگیں نوچیں تب بھی میں اس مہم کو جس کی روانگی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے، نہیں روک سکتا۔"

انہی انقلاب انگیز حالات میں فوج روانہ کی اور خود پیدل مدینے کے باہر تک اسے رخصت کرنے کے لئے نکلے، لشکرِ اسلام کو پُرخلوص وصیت فرمائی، چالیس دن کے بعد یہ لشکر فاتحانہ مدینے واپس آیا تو آپؓ نے شہر سے نکل کر اس کا استقبال کیا۔ اس کا نہایت ہی اچھا اثر پڑا، اس سے ایک طرف بیرونی طاقتوں کے دلوں میں خوف بیٹھ گیا، تو دوسری طرف باغیوں کو اس کا یقین ہوگیا کہ مسلمانوں کی قوت کافی ہے، ورنہ ایسے حالات میں جب اندرونی قبائل میں بغاوت برپا ہے، وہ بیرونی دشمنوں کے مقابلے میں اتنی بڑی فوج نہیں بھیج سکتے تھے۔

ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ اور شریعت محمدی کی اساس و بنیاد اور رسالتِ محمدی کا امتیاز ہے۔ یہ آپؐ کی نبوت کی اہم اور نمایاں ترین خصوصیت ہے، آپؐ کے وصال کے بعد جہاں اور بہت سے فتنوں نے سر اٹھایا، وہاں سب سے خطرناک فتنہ مدعیانِ نبوت کا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس فتنے کی بھی سرکوبی کی اور مدعیانِ نبوت کا خاتمہ فرمایا، اس میں سب سے اہم بات حضرت وحشیؓ کے ہاتھ مسیلمہ کذاب کا قتل تھا، جس پر حضرت وحشیؓ نے فرمایا، میں نے حالتِ کفر میں سب سے اچھے انسان کو قتل کیا تھا (مراد حضرت حمزہؓ ہیں) اور حالتِ اسلام میں دنیا کے سب سے بُرے انسان کو قتل کیا۔

خلافت کے بعد پہلا خطبہ

آپؓ نے فرمایا: "اے لوگو! میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے دن ہو یا رات کبھی امارت کی ہوس نہیں کی، نہ میرا اس طرف میلان تھا، میں نے خفیہ یا علانیہ کبھی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا نہیں کی کہ وہ مجھے امارت بخشے، لیکن مجھے اس بات کا یقیناً اندیشہ تھا کہ کہیں (اس نازک موقع پر) کوئی فتنہ پیدا نہ ہوجائے، حقیقت میں مجھ پر بڑی ذمہ داری ڈال دی گئی ہے، جس سے عہدہ برآ ہونا اللہ کی توفیق و تائید کے بغیر میری طاقت سے باہر ہے، میں چاہتا تھا کہ آج میری جگہ پر انسانوں میں سے طاقتور ترین انسان ہوتا، اب اس میں کوئی شک نہیں کہ مجھے تمہارا امیر منتخب کرلیا گیا ہے، اگر میں ٹھیک چلوں تو میری مدد کرنا، اگر میں غلط چلوں تو مجھے درست کردینا، سچائی ایک امانت ہے اور جھوٹ خیانت، تم میں کمزور میرے نزدیک طاقتور ہوگا، تاوقتیکہ میں توفیق الٰہی سے اس کے حقوق نہ ادا کروں اور تم میں سے طاقتور میرے نزدیک کمزور ہوگا حتیٰ کہ توفیقِ الٰہی سے میں اس سے وہ کچھ وصول نہ کرلوں جو اس کے ذمہ واجب الادا ہے، کسی قوم نے راہِ خدا میں جہاد ترک نہیں کیا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ذلیل کردیا اور جو قوم بے حیائی اور بدکاری کے افعال کی مرتکب ہوتی ہے وہ یقیناً عذابِ الٰہی کی مستحق ہوتی ہے، جب تک میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کروں تم بھی میری اطاعت کرو، اگر میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت لازم نہیں۔

آپ کے عہد کا سب سے نازک معاملہ منکرینِ زکوٰۃ کا تھا۔ یہ اسلام پر قائم رہتے ہوئے زکوٰۃ کے منکر تھے۔ اس لئے ان پر تلوار اٹھانے کے معاملے میں بعض کبار صحابہ کرامؓ نے اختلاف کیا، لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: "خدا کی قسم جو شخص رسولِ خدا کی زندگی میں بکری کا ایک بچہ (ایک روایت کے مطابق اونٹ کے ساتھ رسی) بھی زکوٰۃ میں دیتا تھا، اگر وہ اس کے دینے سے انکار کرے گا تو میں اس کے مقابلے میں جہاد کروں گا۔" آپ کے زمانۂ خلافت میں جو ممالک فتح ہوئے، وہاں کی غیر مسلم آبادی کو اپنی پناہ میں لے کر ان کے حقوق کی نگہبانی کا پورا ذمہ لیا، جب حیرہ فتح ہوا تو وہاں کے عیسائیوں سے یہ معاہدہ کیا گیا کہ ان کی خانقاہیں اور گرجے منہدم نہیں کئے جائیں گے، ان کا وہ قصر نہیں گرایا جائے گا جس میں وہ ضرورت کے وقت دشمنوں کے مقابلے میں قلعہ بند ہوتے ہیں۔ انہیں ناقوس اور گھنٹیاں بجانے کی ممانعت نہیں ہوگی، تہوار کے موقع پر صلیب نکالنے سے روکے نہیں جائیں گے، کوئی بوڑھا آدمی جو کام سے معذور ہوجائے یا کسی سخت مرض میں مبتلا ہوکر مجبور ہوجائے یا جو پہلے مالدار ہو، پھر ایسا غریب ہوجائے کہ خیرات کھانے لگے تو ایسے لوگوں سے جزیہ نہیں لیا جائے گا اور جب تک وہ زندہ ہیں، ان کے اہل وعیال کے مصارف مسلمانوں کے بیت المال سے پورے کئے جائیں گے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ میں دینی حمیت بہت زیادہ تھی۔ آپؓ نے اپنے عہدِ خلافت میں سب سے زیادہ اس کا لحاظ رکھا کہ کسی امر میں عہدِ نبوی سے سرِمو تجاوز نہ ہونے پائے۔ ایک موقع پر آپؓ نے فرمایا: رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی طریقہ مٹے اور میں زندہ رہوں، یہ ناممکن ہے۔" حضرت ابوبکر صدیقؓ بچپن میں بھی آپؐ کے رفیق تھے، جوانی میں بھی آپؐ کے رفیق رہے، سب سے پہلے آپؓ ایمان لاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق و دوست راست بن گئے، صبر آزما حالات میں بھی آپؐ کے رفیق تھے۔ وصال کے بعد بھی آپؐ کے رفیق ہیں اور پہلوئے مصطفیٰ میں آرام فرما ہیں۔ ☆☆

سفرِ مدینہ منورہ اور زیارتِ روضۂ اطہر

قسط:5

محمد وسیم غزالی

مسجد نبوی میں ایسی کئی جگہیں ہیں جہاں آپ کی دعاؤں کو خاص شرف قبولیت ملتی ہے اور آپ کو یہاں جنت کے باغ بھی ملیں گے۔ بس ذرا تلاش کرنے اور موقع ملنے کی بات ہے۔

مسجد نبوی یوں تو نور علیٰ نور ہے ہر جگہ متبرک اور مقدس ہے لیکن مسجد نبوی میں ایک خاص جگہ ریاض الجنۃ ہے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کی اصل مسجد میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان والی جگہ ’’روضۃ من ریاض الجنۃ‘‘ ہے، یعنی یہ جگہ بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ ریاض الجنۃ میں سات ستون (جسے اسطوانہ بھی کہتے ہیں) خاص فضیلت رکھتے ہیں، ان کو اسطوانات رحمت کہا جاتا ہے۔ نشاندہی کے لئے ان پر سنگ مرمر اور طلائی کام بھی کیا گیا ہے، ان ستونوں کے اوپر دیکھیں گے تو آپ کو ان کے نام بھی لکھے ہوئے نظر آئیں گے۔

ستونِ حنانہ (مخلقہ):

یہ ستون منبر کے پیچھے ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر تیار ہونے سے پہلے ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ پڑھتے تھے، جب منبر تیار ہوگیا تو منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا تو یہ کھجور کا تنا رونے لگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تسلی دی اور اس جگہ پر اس کو دفن کردیا۔

ستونِ عائشہؓ:

سب سے اہم اور فضیلت والا ستون ہے جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہو تو ترجیح (پہلے نماز پڑھنے) کے لئے قرعہ اندازی کی نوبت آئے۔ بس اُس وقت سے صحابہ کو اُس جگہ کی جستجو رہی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت عائشہؓ نے اپنی آخری عمر میں اپنے بھانجے عبداللہ بن زبیرؓ کو یہ جگہ بتائی، اس جگہ کو اسطوانہ عائشہؓ کہتے ہیں۔

ستونِ ابی لبابہ:

غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابولبابہؓ سے کچھ لغزش ہوگئی تھی جس کا قرآن مجید کے پارہ 11 میں تفصیل سے ذکر ہے۔ اس کے کفارے کے لئے حضرت ابولبابہؓ نے اپنے آپ کو اس ستون سے باندھ لیا اور کہا کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود نہیں کھولیں گے، بندھا رہوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نہیں ہوگا میں بھی نہیں کھولوں گا۔ چنانچہ پچاس روز کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابولبابہؓ کی توبہ قبول کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے انہیں کھولا۔

ستونِ سریر:

یہاں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے اور رات کو آرام کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک بچھا دیا جاتا تھا۔ اس ستون کا آدھا حصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کے ساتھ اندر کی جانب ہے۔

ستونِ حرس:

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ آرام فرماتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم پہرہ دیا کرتے تھے۔ یہ ستون بھی آدھا روضہ کی جالوں کے ساتھ اندر کی طرف ہے۔

ستونِ وفود:

باہر سے جو وفود ملنے اور مشرف بہ اسلام ہونے کے لئے آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں بیٹھ کر ان سے ملاقات کرتے اور اپنے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام کرتے تھے۔ یہ ستون بھی آدھا روضہ کی جالوں کے ساتھ اندر کی طرف ہے۔

ستونِ جبرئیل:

یہ ستون روضہ مبارک کے اندر ہے اس لئے نظر نہیں آتا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت دحیہ کلبیؓ کی صورت میں وحی لے کر تشریف لاتے تو اکثر اس جگہ بیٹھے نظر آتے تھے۔

جہاں تک ریاض الجنۃ کی حد ہے اس کی خاص نشانی یہ ہے کہ اس حصے میں سفید قالین بچھائے گئے ہیں جو صرف آپ کو اس جگہ نظر آئیں گے باقی تمام مسجد نبوی میں سرخ قالین ہیں۔

مسجد نبوی میں ایک چبوترہ ہے جو صفہ کہلاتا ہے یہاں پر صحابہ کرام دین کی تعلیم حاصل کرنے اور قرآن وحدیث پڑھنے کے لئے قیام کرتے تھے کبھی ان کی تعداد 400 تک ہوجاتی تھی گویا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دارالعلوم تھا۔

اس کے بارے میں اہم بات یہ ہے کہ اصحاب

صفہ کی جگہ اب تک تو ہم سب اسی جگہ کو جانتے تھے جہاں ایک چبوترہ بنا ہوا، جس کے تین اطراف میں جالیاں لگی ہوئی ہیں۔ لوگوں کا وہاں ایک جم غفیر رہتا ہے جو نوافل ادا کرنے کے انتظار میں رہتے ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک تحقیق کے مطابق یہ وہ جگہ ہے جہاں نورالدین زنگی نے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے محافظوں کے بیٹھنے کی جگہ بنائی تھی۔ اصحاب صفہ کے اصل مقام کے لئے آپ ستون وفود سے تھوڑا آگے جب پانچویں ستون پر آئیں تو یہ اصل اصحاب صفہ کی جگہ ہے۔

زیارت جنت البقیع:

مدینہ منورہ کا وہ قبرستان جس میں بے شمار صحابہ اور اولیاء اللہ مدفون ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین کی زیارت کے بعد اہل بقیع کی زیارت بالخصوص جمعہ کے روز مستحب ہے۔ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مدفون ہیں، ازواج مطہرات (حضرت خدیجہ و میمونہ رضی اللہ عنہما کے علاوہ۔ حضرت خدیجہؓ مکہ مکرمہ میں اور حضرت میمونہؓ مکہ کے قریب سرف میں مدفون ہیں) حضرت ابراہیم بن رسول، عثمان بن مظعون، رقیہ بنت رسول، فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علیؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن وقاصؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، اسعد بن زرارہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباسؓ اور ان کے بیٹوں میں سیدنا حسن بن علی بھی اسی میں مدفون ہیں۔ حضرت فاطمہ زہرہ کے مزار میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کو مسجد نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کے پیچھے اپنے حجرہ میں دفن ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ دارالاحزن میں اپنی مسجد میں مدفون ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت عباسؓ کے قریب دفن ہیں۔

بقیع میں داخلے کے وقت یہ دعا پڑھیں: السلام علیکم دار قوم مومنین فانا انشاء اللہ بکم لاحقون اللھم اغفر لاھل البقیع الغرقد اللھم اغفرلنا ولھم۔

بقیع میں سیدھے ہاتھ پر پہلا سلام حضرت عباسؓ سے شروع کریں کیونکہ ان کا مزار بالکل ابتدا میں آتا ہے اس کے بعد جس کا مزار آئے انہیں سلام پیش کرتے ہوئے امیر المومنین حضرت عثمانؓ کی زیارت کرتے ہوئے حضرت صفیہؓ کے مزار پر ختم کریں۔

جنت البقیع کی زیارات کے بعد زائر کا دل اور باقی زیارات کے لئے بھی مچلنے لگتا ہے۔ مدینہ منورہ سے شمال کی جانب تین میل دور وہ مقدس پہاڑ ہے جس کے متعلق سردار دو جہاںؐ نے فرمایا: اُحُدٌ جبل یُحِبّنا ونحبہ کہ اُحد ہم کو محبوب رکھتا ہے اور ہم اُحد کو۔ غزوہ احد کا معرکہ اسی جگہ ہوا تھا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے چچا حضرت حمزہؓ کے علاوہ کئی صحابہ شہید ہوئے تھے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ شہدائے احد اور مساجد احد کے لئے بروز جمعرات اور ہفتہ بعد نماز فجر کے جانا مستحب ہے۔ اول مسجد حمزہؓ میں اگر وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کرے۔ اس کے بعد حضرت حمزہؓ کی زیارت کرے، نہایت سکون وقار کے ساتھ سلام پیش کرے اور آداب زیارت کا لحاظ رکھے۔ حضرت حمزہؓ کے پاس ہی حضرت عبداللہ بن جحشؓ اور مصعب بن عمیرؓ بھی مدفون ہیں ان کو بھی سلام پیش کریں۔ اس کے بعد باقی شہداء پر سلام پڑھیں۔ یہاں پر ستر (70) شہداء آرام فرما ہیں۔ ان شہداء کے مزار سیدھے ہاتھ کی دیوار کی جانب ایک چار دیواری نظر آئے گی، اس کے اندر ہیں۔

حضرت حمزہؓ کے مزار کے سامنے کی جانب جبل رماۃ ہے کہتے ہیں کہ جنگ اُحد کے دوران اسی ٹیلہ پر 50 تیر انداز صحابہؓ کو مقرر کیا گیا تھا۔

مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے علاوہ بہت سی مساجد ہیں جن میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے نمازیں پڑھی ہیں، ان کی زیارت بھی مستحب ہے ان مساجد میں سے بہت سی منہدم اور غیر آباد ہیں۔ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر و ہیئت پر اس وقت کوئی مسجد بھی موجود نہیں ہے ان کی بہت دفعہ تجدید کی جا چکی ہے۔ مگر چونکہ جگہ وہی ہے اس لئے آثار برکت و رحمت سے خالی نہیں ہے۔

یوں تو مدینہ منورہ کے چپے چپے میں زیارات کے لئے بہت سی مساجد، کنوئیں اور جگہیں ہیں۔ ان میں سے کئی مساجد اور کنوؤں کو ختم کر دیا گیا ہے بہت سی زیارات حرم نبوی اور جنت البقیع کی توسیعات میں شامل ہو گئیں۔ جو چند باقی ہیں ان کے بارے میں بھی لوگوں کو مکمل آگاہی نہیں ہے۔ آج سے چند سال پہلے تک کچھ حضرات تھے جو مدینہ منورہ کی مکمل زیارت کرا دیتے تھے، اب تو بس زیارت میں مقام احد، غزوہ خندق (جیسے پہلے سبعہ مساجد کی نام سے پکارا جاتا تھا) اب وہ بھی خمسہ مساجد رہ گئی ہیں، قبلتین، مسجد قبا باقی ہیں۔ رہے کنوئیں (جسے عربی میں بیر کہتے ہیں) تو وہ بھی سب زیارات کے لئے بند کر دیئے گئے ہیں۔ ان کے نام اہل مدینہ منورہ کے پرانے باسی، کتابوں یا پرانے زائرین کے دلوں میں محفوظ ہیں۔ کوئی گاڑی والا شاید ہی مکمل زیارت کرا سکے۔

عموماً گاڑی والے زیارت پر جس ترتیب سے زائرین کو لے جاتے ہیں ہم بھی اسی ترتیب سے آپ کو لئے چلتے ہیں۔ پہلی زیارت مقام احد ہے۔ جس کا ذکر اوپر آ چکا ہے،

بیر عثمانؓ:

اُحد کے بعد یوں تو زیارت کی جگہ بیر عثمانؓ آتی ہے مگر اس کو زائرین کے لئے بند کر دیا گیا ہے، اس لئے گاڑی والے باہر ہی سے بتا دیتے ہیں کہ یہ جگہ بیر

عثمانؓ ہے۔ بیر عثمان کا کنواں ایک یہودی کی ملکیت تھا۔ اس کا پانی شیریں اور صاف تھا، یہودی اس کا پانی فروخت کرتا تھا۔ مسلمانوں کو پانی کی بہت پریشانی رہتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو اس کے خریدنے کی ترغیب دلائی تو حضرت عثمانؓ نے پہلے آدھا کنواں بارہ ہزار درہم (12000) میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کردیا۔ بعد میں باقی آدھے کو بھی آٹھ ہزار درہم (8000) میں مکمل کنواں خرید لیا اور اللہ کی راہ میں وقف کردیا۔

مسجد قبلتین:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں 13 سال بعد مدینہ منورہ میں 14 ماہ تک مسجد اقصیٰ قبلہ اول کی طرف منہ کرکے نماز ادا کی جاتی تھی۔ رجب 2 ہجری میں ایک دن نبی کریمؐ مدینہ منورہ کی ایک نواحی بستی وادی عقیق میں نماز ظہر ادا کررہے تھے، نماز کے وقت اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے قبلہ کی تبدیلی کا حکم دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کی تعمیل میں اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف موڑ لیا۔ اس میں پرانا قبلہ اول بیت المقدس کی طرف اور دوسرا قبلہ کعبۃ اللہ کی جانب ہے۔ اسی لئے اس مسجد کو مسجد قبلتین (دو قبلوں والی) کہتے ہیں۔

مسجد فتح:

یہ مدینہ منورہ کے نواح میں ''جبل سلع'' کے مغربی کنارے پر جہاں غزوۂ احزاب ہوئی (جسے غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں) کے مقام پر ہے۔ غزوۂ خندق کے موقع پر کفار کا محاصرہ بیس دن جاری رہا۔ یہ طویل عرصہ صحابہ کرامؓ نے شب و روز کفار کے متوقع حملہ اور خندق کی حفاظت میں گزارا۔ اس دوران جہاں جہاں نمازیں ادا کی گئیں، وہاں خندق کے ساتھ سات مساجد بن گئیں جو ''مساجد فتح'' اور سبعہ مساجد کے نام سے مشہور ہیں۔ لیکن اب خمسہ مساجد کہا جاتا ہے کیونکہ نئی روڈ کی توسیع میں دو مساجد آگئیں۔

اسی راستے میں کچھ آگے جاکر اُحد کی طرف جاتے ہوئے یہ دو مساجد آئیں گی۔

مسجد مستراح:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ ہر بدھ کے دن شہداء اُحد کے ہاں جاتے تو اس مقام پر آرام کرتے تھے۔ جنگ اُحد سے واپسی پر بھی یہاں آرام فرمایا تھا۔

مسجد شیخین/الخیر:

اس مقام پر جنگ احد کے لئے جاتے ہوئے عصر، مغرب اور عشا کی نمازیں ادا کیں اور لشکر کی تنظیم کی اور ایک رات آرام بھی کیا تھا۔

مسجد قبا:

مسلمانوں کی پہلی مسجد جس کی بنیاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے دست مبارک سے رکھی جس کی تعمیر میں آپؐ نے بنفس نفیس حصہ لیا۔ مستند روایات کے مطابق جب نبی کریم مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو مدینہ سے کچھ فاصلے پر قبا بستی میں قیام کیا۔ یہاں انہوں نے اس مسجد کی بنیاد رکھی۔ مفسرین کے بیان کے مطابق وہ آیت اسی مسجد کی بابت نازل ہوئی تھی جس میں فرمایا گیا تھا: ''اس مسجد کی بنیاد روزِ اول سے ہی تقویٰ اور پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے۔''

یہ مسجد وضع قطع کے لحاظ سے مربع ہے اور اس کا ایک ضلع 40 میٹر ہے اس میں 29 ستون ہیں، ایک محراب، سنگ مرمر کا ایک قدیم منبر، اذان دینے کی جگہ اور ایک کنواں ''بیراریس'' ہے۔ اس کا صحن کافی وسیع ہے، مسجد میں ایک گنبد بنا ہوا ہے جس کے بارے میں روایت ہے کہ یہاں نبی کریمؐ کی اونٹنی بیٹھتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا میں تشریف لے جاتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''اس مسجد میں دو رکعت نماز کا ثواب مثل عمرہ کے ہے۔''

مسجد جمعہ:

قبا کے شرقی جانب کے راستے وادی ''رانونا'' کے پاس اس جگہ ''بنو سالم'' رہتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے موقع پر قبا میں چند روز قیام کے بعد جب مدینہ منورہ روانہ ہوئے تو بنو سالم کے لوگوں کی فرمائش و خواہش پر یہاں رُکے اور نماز جمعہ کا وقت ہوا تو نماز جمعہ ادا کی اس نسبت سے اسے مسجد جمعہ کہتے ہیں۔

مسجد ابوبکرؓ، مسجد عمر بن خطابؓ، مسجد عثمانؓ، مسجد علیؓ، مسجد غمامہ: یہ پانچ مساجد محراب مسجد نبوی کے سامنے قریب قریب ہیں۔ ان مساجد کو مسجد مصلیٰ بھی کہتے ہیں، یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء اور عیدین کی نمازوں کے لئے تشریف لاتے تھے۔ حضرت سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مختلف مقامات پر عید الفطر، عید الاضحیٰ، نماز استسقاء پڑھیں اور نجاشی بادشاہ کی غائبانہ نماز جنازہ بھی ادا کی تھی۔

مسجد اجابہ:

اس جگہ بنو معاویہ بن مالک بن عوف رہتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اس جگہ تشریف لے گئے اور نماز پڑھ کر بڑی دیر تک دُعا میں مشغول رہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ ''میں نے اپنے رب سے تین درخواستیں کیں، ایک تو یہ کہ میری اُمت کو قحط سالی کے عذاب سے تباہ نہ فرمائیے۔ دوسری دُعا یہ کہ میری اُمت کو غرق عام سے ہلاک نہ فرمائیے۔ تیسری دُعا یہ کہ میری اُمت باہمی اختلافات اور لڑائی جھگڑے سے محفوظ رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلی دونوں دُعائیں قبول ہوگئیں جبکہ تیسری دُعا قبول نہیں ہوئی۔'' (صحیح مسلم کی روایت)

(جاری ہے)

ختم نبوت کی مخالفت، سیاسی تحریک

پروفیسر اسرار احمد بخاری

پہلی بات یہ ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ اگر سیاست پر اسلام کا پہرہ نہ ہو تو وہ سرتاپا ظلم رہ جاتی ہے، سیاست کو دین کی قائم کردہ حدود سے نکالنا غیر اسلامی سیاست ہے جو اسلامی ملکوں میں رائج کرنا سراسر ناجائز ہے۔ ختمیت نبوت بنیادی طور پر دین اسلام مکمل ہونے کی بین دلیل ہے۔ نبوت کو جاری رکھنے والے چاہتے ہیں کہ اسلام کبھی مکمل نظر نہ آئے اور اس طرح اس کا بنیادی نظریہ جب غیر مستحکم ثابت کیا جائے گا تو پوری مسلم امہ کی سیاسی صورتحال کو نقصان پہنچے گا اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ رسالت جو مرکزی نقطہ ہے مسلم امہ کا وہ نبوت کے مختلف دعویداروں میں تقسیم ہو کر برقرار نہیں رہے گا۔ توہین رسالت کی بدترین قسم ختم نبوت کا انکار ہے، وہ گروہ جو اس عقیدے کا مالک ہے، وہ لفظی بحث میں عام مسلمان کو الجھا کر اپنا دامن صاف کر لیتا ہے۔ ہمارا نظریہ سیاست لا الٰہ الا اللہ پر کھڑا ہے اور اس کی عقلی دلیل رسالت ہے، اگر رسالت میں ختمیت نہ ہوگی تو کیسے نظریہ توحید قائم رہ سکے گا، وحدت رسالت ہی میں الوہیت کی وحدت مضمر ہے۔

نظریہ توحید کی اساس تکمیل دین ہے اور تکمیل دین تکمیل نبوت و رسالت کی برہان ہے، اس لئے مسلمانوں کو یہ سوچ لینا چاہئے آخر کیا وجہ ہے کہ دشمنان اسلام اس گروہ کو بہت پذیرائی دیتے ہیں جو نبوت و رسالت کی ختمیت سے انکاری ہیں؟ یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ختم نبوت کے عقیدے کو ختم کرنے کا پودا ملکہ برطانیہ کے حکم پر لگایا گیا اور آج بھی بکنگھم پیلس ابلیسی سیاست کا گڑھ ہے، جس میں صیہونیت، ہندومت، امریکن کانگریس کے یہودی ارکان اور ہمارے ہاں کے ختم نبوت کے منکرین شامل ہیں، ان سب کی ایک متحدہ سیاست ہے جو مسلسل مسلم امہ پر ضربیں لگاتا جارہا ہے۔ انہوں نے پہلے ہمیں مفلسی دی، جب محتاج ہوگئے تو ہمارے چند ایسے خانوادوں کے لئے اپنے دروازے کھول دیئے جو اس نجس شیطانی سیاست کے لئے اپنے اپنے ملکوں میں شیطان کا راج قائم کرنا چاہتے ہیں۔

آج بھی اگر ختم نبوت کے منکر کی کوئی مخالفت کرے اور ملکہ برطانیہ کو علم ہو جائے تو اس پر تاحیات برطانیہ میں داخل ہونے پر پابندی عائد کر دی جاتی ہے، آخر کیوں؟ اس لئے کہ ہندوستان میں گورداسپور قادیان کے مقام پر یہ پودا ملکہ ہی کے ایماء پر کاشت کیا گیا تھا، یہ کہنے کو تو ایک اقلیت ہے، لیکن اس کا اپنا الگ شہر پاکستان میں موجود ہے، جہاں صرف قادیانی ہی مقیم ہیں، جبکہ پاکستان میں کسی اقلیت کا باقاعدہ اپنا شہر موجود نہیں، لیکن اب ان کو شاید مرکز سے یہ ہدایت ملی ہے کہ بکھر کر رہو اور جہاں بھی رہو اس کوچے محلے میں اپنی شناخت ظاہر نہ ہونے دو، یہ تو اب ان تحریکوں، تنظیموں کا کام ہے وہ ہر شہر، ہر محلے میں ان کو بے نقاب کریں۔

پاکستان میں جتنی اقلیتیں ہیں وہ اپنا تشخص ظاہر کرتی ہیں، کبھی کسی ہندو، سکھ، عیسائی یا بودھ نے خود کو مسلمان نہیں کہا، پھر یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے اور آئین میں ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے تو یہ کیوں خود کو مسلمان کہتے ہیں، انہیں واضح طور پر کہنا چاہئے کہ وہ قادیانی ہیں۔ قادیانیت کا تبلیغی مرکز اسرائیل کے شہر حیفہ میں ہے، جبکہ اسرائیل نے آج تک کسی تبلیغی مشن کو اپنے ہاں مرکز کھولنے کی اجازت نہیں دی تو پھر کیسے یہ غیر مسلم اپنے آپ کو یہودیوں سے الگ قرار دیتے ہیں، اب وقت آگیا ہے کہ پوری مسلم امہ اس بات کو تسلیم کرے کہ توحید کا عقیدہ جو ہماری اساس ہے، اس کی عقلی دلیل رسالت ہے۔

اغیار اس بات کو جان چکے ہیں کہ ان کا زوال مسلمانوں کے ہاتھوں مقدر ہے، اس لئے اگر رسالت کو منفی کر دیا جائے اور اس کی ختمیت کو ختم کر دیا جائے تو یہ توحید کی عمارت خود بخود ڈھے جائے گی۔ یہ بات بھی اب واضح ہو چکی ہے کہ عیسائیت، یہودیت، ہندومت اور دوسرے مذاہب کو اپنے باطل ہونے کا احساس ہو چکا ہے، اس لئے انہوں نے ریسرچ کی ہے کہ ابلیس کو اللہ نے بہت سی طاقتیں عطا کی تھیں جو اس نے مانگی تھیں، اس لئے ابلیس جس کا دنیا میں موجود ہونا ثابت ہے، کیوں نہ اس کی قوتوں سے فائدہ اٹھایا جائے اور ابلیس بھی یہی چاہتا ہے، اس لئے کوئی مانے یا نہ

مانے ابلیس سے رابطہ کرلیا گیا ہے اور اس کے نظام کو نیو ورلڈ آرڈر کا نام دیا گیا ہے، اسی طرح فری میسن ازم، سیٹنزم اور الیومیناٹزم جیسے کالے علوم پر مبنی نظام جو انتہائی نجاست پر بنیاد رکھتے ہیں، وہ رائج کر دیے گئے، ملکہ برطانیہ ان سب کی سرپرستی کرتی ہے۔

کوشش یہ ہے کہ مسلمانوں کو اس قدر مادر پدر آزاد کر دیا جائے کہ وہ شیطانی اعمال کی پرکشش لذتوں میں کھو جائیں، اس کے ثبوت آپ کو میڈیا پر بھی مل سکتے ہیں کہ کس طرح ہمارے ہاں چینلز بلا امتیاز پاکستان و بھارت ایسے مناظر دکھا رہے ہیں جو مناظر میاں بیوی بھی لوگوں، بلکہ اپنے خاندان والوں سے چھپاتے ہیں، ایسی کہانیاں، ڈرامے لکھوائے جا رہے ہیں جو احساس گناہ کو اس آڑ میں مٹا دیتے ہیں کہ یہ تو عورت کی وہ آزادی کا حق ہے جو اس سے چھینا گیا تھا اور یہ جو ہر روز زیادتی کی وارداتیں رونما ہو رہی ہیں وہ اسی شیطانی انگیخت کا نتیجہ ہیں۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ عورت قرآن بھی اتنی اونچی آواز میں نہ پڑھے کہ اس کی آواز گھر سے باہر سنائی دے اور آج خوبرو ترین لڑکیوں کو فل میک اپ کے ساتھ نعت پڑھنے کے لئے کیمرے کے سامنے لا کر ۱۸ کروڑ مردوں کو نہ صرف اس کی آواز بلکہ سراپا دکھایا جاتا ہے، کیا یہ شرعاً جائز ہے؟ کیا عشق رسول پیش کرنے کا یہ انداز دین رسول کی بے حرمتی نہیں؟ یہ تمام حربے satanism کے شاخسانے ہیں۔ آخر پیمرا ایسے کیبل مالکان کے لائسنس ضبط کیوں نہیں کرتی جو بھارتی چینلز دکھاتے ہیں اور کیبلز پر خلاف شرع عورت کی نمائش کرتے ہیں، کیا ٹی وی پر عورت کا بے پردہ پورے ملک کے روبرو تلاوت کرنا، نعت پڑھنا اور دین کی تبلیغ کرنا جائز ہے؟ کیا فرماتے ہیں ہمارے علماء دین کہ دینی حدود کیا ہیں؟ انٹرنیٹ پر باقاعدہ عورتوں کی خرید و فروخت کی فیس بک قائم کی گئی ہیں، والدین اپنی نگرانی تیز کر دیں کہ کیا دیکھا جا رہا ہے، جدید علوم کا سیکھنا ہماری مجبوری ہے، اسی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہے، ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جا رہا ہے جس میں اپنی کوئی بھی ناجائز خواہش کھل کر کہی جاسکے۔

قادیانیت کی معاشرت میں گھس کر دیکھیں تو وہاں یہ بے جا آزادیاں نظر آئیں گی، پاکستان کی یہ اقلیت دراصل ایک عالمی اینٹی اسلام سیاسی تحریک ہے، جسے مغربی قوتوں کی مکمل حمایت حاصل ہے، اسی لئے اس اقلیت کا ویزا لگنے میں دیر نہیں لگتی۔

(روزنامہ نوائے وقت، ۱۰ اپریل ۲۰۱۲ء)

قادیانی عبادت گاہوں سے قرآنی آیات اور اسلامی علامات کو ہٹایا جائے: علماء کرام

گگو منڈی..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ اشرف العلوم گگو منڈی ضلع وہاڑی میں بعد نماز مغرب ایک عظیم الشان ''ختم نبوت کانفرنس'' منعقد ہوئی، جس کی صدارت معروف روحانی اسکالر حضرت مولانا جان محمد رشیدی نے کی۔ کانفرنس کے اسٹیج سیکریٹری مولانا محمد اکرام جاوید تھے، جبکہ کانفرنس میں ممتاز عالم دین مولانا محمد عالم طارق، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا مفتی محمد ارشد اور مولانا محمد عمران جاوید نے خطاب کیا۔ محمد اسلام شیرازی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ تمام عقائد اسلامیہ کی بنیاد عقیدۂ ختم نبوت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم رسالت کا انکار اسلام کے نامکمل ہونے کا اقرار ہے، جس سے آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے استعماری قوتوں کے سیاسی مفادات کے لئے انکار جہاد اور انکار ختم نبوت کا مسئلہ اختراع کیا۔ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام مشترکہ جدوجہد کے ذریعے مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت کی تباہ کاریوں سے بچائیں۔ کانفرنس میں ضلعی و مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ امتناع قادیانیت ایکٹ کی روشنی میں چک ۱۴۵ای بی اور ۶۳/۳ ای بی میں قادیانی عبادت گاہوں سے قرآنی آیات اور اسلامی علامات کو ہٹایا جائے اور قادیانیوں کی غیر قانونی ارتدادی تبلیغ کی روک تھام کی جائے۔ دریں اثنا جامعہ عربیہ فاروقیہ میں مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بھاولنگر نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نجات کا ذریعہ ہے۔ صحابہ کرامؓ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوں گے۔ ختم نبوت کے رضا کار زندگی کی آخری سانس اور جسم میں خون کے آخری قطرے تک تحفظ ختم نبوت کا کام کرتے رہیں گے۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فرمایا کہ سانپ اور بچھو سے صلح ہو سکتی ہے۔ قادیانیوں سے صلح نہیں ہو سکتی، قادیانی عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کر کے دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے ہیں۔ ہر چیز کی ابتداً عروج اور زوال ہوتا ہے۔ قادیانیوں کی ابتدا ہندوستان میں مرزا قادیانی کے دور سے ہوئی، عروج ظفر اللہ قادیانی کے زمانہ میں ہوا اور اب زوال کا وقت آ گیا ہے۔ عنقریب دنیا سے قادیانیت کا نام و نشان بھی نہیں ملے گا۔

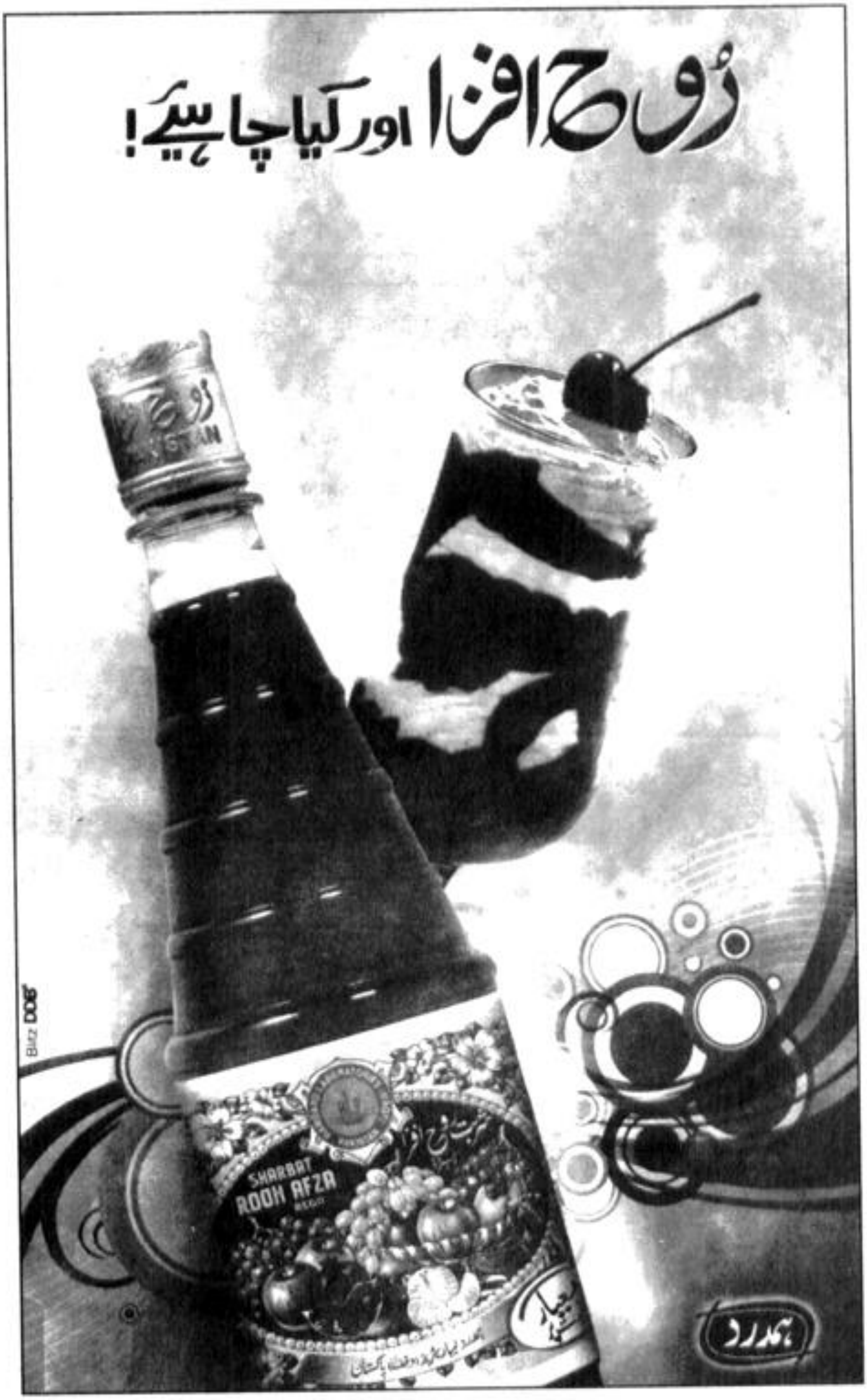

3

علمی، سماجی، سیاسی

مسئلہ قادیانیت کے تین پہلو!

۱۵؍اپریل ۲۰۱۲ء کو سبزہ زار اسکیم لاہور میں سابق ایم این اے چوہدری محمد ارشاد ڈوگر کی رہائش گاہ پر مجلس صوت القرآن کے زیر اہتمام درسِ قرآن کریم کی تقریب سے مولانا عبدالجبار سلفی کی دعوت پر جانشین امام اہل سنت حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ کے خطاب کا خلاصہ

حضرت مولانا زاہد الراشدی

حمد و صلوٰۃ کے بعد! مجھے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالے سے کچھ عرض کرنے کے لئے کہا گیا ہے، اس کے دو پہلو ہیں: ایک مثبت کہ اسلام میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور مسلمانوں کے اس سلسلے میں جذبات و احساسات کا دلائل اور تاریخ کے تناظر میں ذکر کیا جائے اور دوسرا منفی کہ آج کے دور میں عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں اس عقیدہ کے منکرین کی طرف سے جو چیلنج درپیش ہے، اس کو واضح کیا جائے اور مسلمانوں کو اس کی طرف توجہ دلائی جائے۔

میں آج کی گفتگو میں اس دوسرے پہلو پر چند گزارشات پیش کرنا چاہوں گا، جنوبی ایشیا کے کسی حصے میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے اس پہلو پر جب بات ہوتی ہے تو قادیانیت کا تذکرہ لازمی سمجھا جاتا ہے، کیونکہ گزشتہ کم و بیش سوا سو برس سے قادیانیت ہی کو عقیدۂ ختم نبوت سے انکار کے عنوان سے پہچانا جاتا ہے اور اس کے ساتھ علماء اسلام اور دینی جماعتوں کی کشمکش جاری ہے، مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے متفقہ طور پر انہیں اور ان کے پیروکاروں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا اور اعلان کیا کہ نئی نبوت کے دعویٰ کے ساتھ وجود میں آنے والے اس گروہ کا اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، مسلمانوں کے اس اجتماعی موقف کو پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے ۱۹۷۴ء میں دستوری ترامیم کے ذریعے ملک کے دستور کا حصہ بنا دیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو ملکی دستور و قانون کی رو سے غیر مسلم اقلیتوں میں شامل کر دیا جبکہ قادیانیوں نے اس فیصلے کو قبول کرنے سے نہ صرف انکار رکھا ہے بلکہ دنیا بھر میں وہ پاکستانی پارلیمنٹ کے اس متفقہ اور جمہوری فیصلے کے خلاف لابنگ اور پروپیگنڈے کے ذریعے مہم جاری رکھے ہوئے ہیں اور اسے منسوخ کرانے کے لئے ہر سطح پر اپنا پورا زور لگا رہے ہیں، اس تناظر میں مناسب سمجھتا ہوں کہ قادیانیت کے مسئلے پر مختصر گفتگو کروں تاکہ جو لوگ واقف نہیں ہیں، انہیں اس مسئلے کی سنگینی کا اندازہ ہو جائے۔

مسئلہ قادیانیت کے تین پہلو ہیں، ایک علمی و دینی، دوسرا سماجی اور تیسرا سیاسی، جبکہ قادیانیت کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے ان تینوں پہلوؤں کو سامنے رکھنا ضروری ہے، مذہبی، علمی و دینی پہلو تو یہ ہے کہ قادیانیت کے آغاز اور مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں ہی حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ جیسے اکابر اہل علم نے اس کا نوٹس لیا اور دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث اور شیعہ مکاتب فکر کے تمام علماء کرام نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا اعلان کیا، جبکہ عوامی سطح پر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور دوسرے علماء کرام نے اس سلسلے میں عوامی بیداری کی مہم چلائی، علماء برصغیر کا یہ فتویٰ اور فیصلہ صرف ان کا نہیں ہے بلکہ پوری دنیائے اسلام کے تمام دینی مکاتب فکر اور علمی مراکز کا متفقہ فیصلہ ہے اور دنیا بھر میں مسلمانوں کا کوئی بھی مسلمہ مذہبی حلقہ ایسا موجود نہیں ہے جو اس فیصلے سے اتفاق نہ رکھتا ہو اور اس کی کھلے بندوں تصدیق و تائید نہ کرتا ہو۔

قادیانیوں نے یہ کہہ کر اس فیصلے کی اہمیت کو ہر دور میں کم کرنے کی کوشش کی ہے کہ مختلف مسلمان مکاتب فکر ایک دوسرے کو بھی کافر کہہ دیتے ہیں، اس لئے اس فتویٰ یا فیصلے کی کوئی اہمیت نہیں، لیکن ہر موقع پر مسلمان مکاتب فکر کے علماء کرام نے باہم مل کر اس کی دوٹوک وضاحت کی ہے کہ ان کے آپس کے فتاویٰ کی نوعیت مختلف ہے اور قادیانیوں کے خلاف ان سب کا متفقہ فتویٰ بالکل مختلف نوعیت کا ہے جو پوری امت مسلمہ کے متفقہ اور اجماعی فیصلے کی حیثیت رکھتا ہے، جس سے انکار کی کسی کے لئے گنجائش نہیں ہے۔

مسئلے کا دوسرا پہلو سماجی ہے، جس کی طرف مفکرِ پاکستان علامہ محمد اقبالؒ نے توجہ دلائی اور پھر دلائل کے ساتھ اس کو پوری طرح واضح کیا کہ نئی نبوت کا نازل امت کو تقسیم کرنے کا باعث ہے، اس لئے کہ نبی کسی بھی مذہب میں آخری اتھارٹی ہوتا ہے اور نبی کے بدل جانے سے مذہب بدل جایا کرتا ہے، اس کی

تھوڑی سی وضاحت میں کرنا چاہوں گا کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تورات پر ایمان رکھنے والے یہودی کہلاتے ہیں، لیکن ان دونوں پر ایمان رکھنے کے باوجود حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل پر ایمان لانے والے یہودی کہلانے کے حق دار نہیں ہیں بلکہ ایک الگ اور نئے مذہب ''مسیحیت'' کے پیروکار تسلیم کئے جاتے ہیں اور جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تورات اور انجیل سب پر ایمان رکھنے کے باوجود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لانے والے نہ یہودی تسلیم کئے جاتے ہیں اور نہ ہی مسیحی کہلانے کے حق دار ہیں، بلکہ ایک نئے مذہب اسلام کو قبول کرنے کے باعث مسلمان کہلاتے ہیں، اسی طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کا دعویٰ رکھنے کے باوجود قادیانی حضرات بزعم خود ایک نئے نبی مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی نئی وحی پر ایمان لانے کی وجہ سے مسلمان کہلانے کے حق دار نہیں ہیں اور ان کی حیثیت ایک نئے اور الگ مذہب کے پیروکار کی ہے، اسی لئے ان سے مطالبہ کیا جارہا ہے کہ جس طرح عیسائیوں نے یہودیوں سے الگ تشخص اختیار کیا ہے، اس طرح وہ بھی مسلمانوں سے الگ تشخص اختیار کریں اور اپنے مذہب کا نام اور اس کی مذہبی علامات کو مسلمانوں کے مذہبی شعائر سے الگ کریں، کیونکہ الگ اور نیا مذہب رکھتے ہوئے مسلمانوں کا ٹائٹل اور اسلام کے مخصوص مذہبی شعار کو استعمال کرنے سے اشتباہ پیدا ہوتا ہے اور اس سے مسلمانوں کا اپنے مذہبی تشخص کی حفاظت کا حق مجروح ہوتا ہے۔

علامہ محمد اقبالؒ نے برطانوی دور حکومت میں مطالبہ کیا تھا کہ قادیانیوں کو مسلمانوں سے ایک الگ مذہب کا پیروکار شمار کیا جائے اور غیر مسلم اقلیت کا درجہ دے کر ان کا معاشرتی تشخص مسلمانوں سے الگ کیا جائے، علامہ محمد اقبالؒ کی اسی تجویز کی بنیاد پر ۱۹۷۴ء میں پاکستانی پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا متفقہ اور جمہوری فیصلہ صادر کیا تھا۔

تکمیل نبوت

''آیت خاتم النبیین (الاحزاب) میں خاتم کے معنی قادیانی حضرات کے نزدیک مہر کے ہیں، تو بھی ختم نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا گورنمنٹ کے مقرر کردہ محکمہ کی طرف سے جس مکان کے دروازہ پر سیل (مہر) لگادی جاتی ہے تو عوام کا کوئی فرد اسے توڑنے کا مجاز نہیں ہوتا، اسی طرح محکمہ ڈاک کے جس تھیلے پر مہر لگادی جاتی ہے تو اسے بھی راستہ میں کوئی نہیں کھولتا تاوقتیکہ منزل مقصود پر افسر مجاز تک نہ پہنچ جائے (محمد رسول اللہ پر) نبوت کے خاتمہ کی مہر ثبت ہوگئی ہے کو اس کھولنے کی تا قیامت کسی بشر کو اجازت نہیں اور اگر کوئی اسے کھولنے کی چوری کرے گا تو وہ پکڑا جائے گا۔''

(امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ)

مسئلے کا تیسرا پہلو سیاسی ہے اور اس کی طرف بھی سب سے پہلے علامہ اقبالؒ نے ہی توجہ دلائی تھی، انہوں نے ایک موقع پر کہا تھا کہ '' قادیانیت! یہودیت کا چربہ ہے'' اس کی وضاحت میں اگر مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کے ان ریمارکس کو دیکھ لیا جائے تو بات پوری طرح سمجھ میں آجاتی ہے، جس کا تذکرہ بھٹو مرحوم کے قید کے ایام میں ان کی نگرانی کرنے والے فوجی افسر کرنل رفیع نے اپنی یادداشتوں میں کیا ہے کہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے کہا کہ قادیانی گروہ پاکستان میں وہی حیثیت حاصل کرنے کے درپے ہے جو امریکا میں یہودیوں کو حاصل ہے کہ ملک کی کوئی پالیسی ان کی مرضی کے بغیر طے نہ ہو۔

امریکا اور یورپ میں یہودیوں کی دخل اندازی بلکہ مغرب کی پالیسیوں پر ان کے کنٹرول کو علامہ اقبالؒ ہی نے یوں تعبیر کیا تھا:

''فرنگ کی رگ جاں پنجۂ یہود میں ہے''

آج دنیا کا ہر باشعور شخص اس سے آگاہ ہے کہ امریکا میں سیاست، معیشت اور میڈیا تینوں پر یہودیوں کا کنٹرول ہے اور تھنک ٹینکس بھی انہی کے زیر اثر ہیں، اس لئے امریکا کی قومی اور بین الاقوامی پالیسیوں پر ان کی اجارہ داری ہے، حالانکہ امریکی آبادی میں یہودیوں کا تناسب بمشکل ایک فیصد ہوگا، بھٹو مرحوم نے اس حقیقت کو بجا طور پر سمجھا ہے اور اس کی نشاندہی کی ہے کہ پاکستان میں یہی پوزیشن حاصل کرنے کے لئے قادیانیوں کی شروع سے کوشش جاری ہے اور آج بھی وہ عالمی استعمار کی پشت پناہی کے ساتھ اس کے لئے منظم طریقے سے کام کررہے ہیں، اس لئے میں تمام مسلمانوں سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس معروضی صورت حال کا اچھی طرح ادراک کریں کہ قادیانیت کا مسئلہ مذہبی، علمی اور دینی ہونے کے ساتھ ساتھ سماجی اور سیاسی مسئلہ بھی ہے اور اس سے امت مسلمہ کی وحدت، پاکستان کی خودمختاری اور سالمیت کو مسلسل خطرات درپیش ہیں، بالخصوص آج کے اس عالمی تناظر میں بہت زیادہ چوکنا رہنے کی ضرورت ہے کہ قادیانیوں کو عالمی سیکولر لابیوں کی مکمل پشت پناہی حاصل ہے اور پاکستان کے اندر قادیانیوں کے عزائم کو کامیاب بنانے کے لئے بین الاقوامی سطح پر منظم مہم چلائی جارہی ہے، اس لئے عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیوں کے بارے میں دستور پاکستان کے فیصلے کا مسلسل پہرہ دینے کی ضرورت ہے اور یہ صرف علماء کرام کی نہیں بلکہ امت کے تمام طبقات کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ ☆☆☆

تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن

چند ضروری گزارشات

مولانا قاضی احسان احمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام ۶ رمئی بروز اتوار صبح ۱۱ بجے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں بعنوان ''تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن'' ایک عظیم الشان پروگرام منعقد ہوا الحمدللہ! مسجد باب الرحمت کا وسیع ہال مہمان علماء کرام اور معززین کی تشریف آوری سے بھرا ہوا تھا۔ تمام علماء کرام، طلباء، کارکنان اور عوام الناس نے پروگرام میں نہایت دلجمعی اور دلچسپی سے حصہ لیا اور اکابر علماء کرام کے بیانات سماعت کئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے جناب حافظ محمد ارقم سلیمان نے کیا، نعت شریف کے بعد علماء کرام نے مختصر خطاب کے انداز میں موجود سامعین کے سامنے ''تحفظ ختم نبوت کے کام کی اہمیت اور ہماری ذمہ دا ... کے عنوان پر گفتگو فرمائی اور حاضرین مجلس کو اس ... بند ہونے کی بھرپور ترغیب دی جس پر تمام ... نے عزم مصمم کیا۔

... خان محمد ربانی جمعیت علماء اسلام کراچی کے مرکزی ... ہنما ہیں، الحمدللہ! مجلس کے دعوتی کام کے ساتھ خصوصی محبت رکھتے ہیں، جماعت کے تمام پروگراموں میں سرپرستی کرتے ہیں، انہوں نے اپنے بیان ... ہم علماء کرام منبر و محراب اور اسٹیج پر تمام مسائل ... کے سامنے پیش کرتے ہیں اور جتنی باتیں پیش کرتے ہیں یہ تمام اعمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ ختم نبوت کا کام ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا کام ہے، لہٰذا ہمیں اولیت اور فوقیت اسی کام کو دینی چاہئے، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کے لئے تحفظ ختم نبوت کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق نصیب فرمائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے خطاب کرتے ہوئے پروگرام کی غرض و غایت اور مہمان علماء کرام کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور اکابرین تحفظ ختم نبوت کے مثالی کردار کو پیش کرتے ہوئے موجودہ علماء کرام کو فتنوں کے سامنے سینہ سپر ہونے کی دعوت دی۔ مولانا نے کہا کہ ہمارے حضرت لدھیانوی شہیدؒ کا قلم باطل کے خلاف ننگی تلوار تھا، جب بھی کوئی فتنہ کہیں بھی سر اٹھاتا حضرت شہیدؒ اس کی بیخ کنی کے لئے کمر بستہ ہوجاتے۔ نہایت شائستہ انداز میں دلائل کی روشنی میں اس فتنہ کی سرکوبی کرتے تھے۔ لادینی قوتیں دین اسلام اور پیغمبر اسلام پر طعن و تشنیع کرنے سے باز نہیں آتیں ان کی روک تھام اور تدارک ہماری ذمہ داری ہے، لہٰذا آپ علماء کرام پوری قوت کے ساتھ میدان عمل میں رہیں، تاکہ تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے مشن کو پروان چڑھایا جاسکے، اللہ تعالیٰ ہماری ٹوٹی پھوٹی خدمات اور حاضری کو قبول فرمائے۔ آمین۔

علماء کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نجم اللہ عباسی نے کہا کہ نفع بخش چیز کو رب کریم دوام اور بقا نصیب فرماتے ہیں، جس چیز میں نافعیت ہوگی اس کو بقا ضرور نصیب ہوگا، ہمارے اکابر کے علم و اخلاص سے خالق کائنات نے عوام کو نفع دیا جو ابھی تک اپنی آب و تاب کے ساتھ باقی ہے، ایسے ہی ہمارے اکابرین تحفظ ختم نبوت کی خدمات حسنہ سے قوم کو اور امت محمدیہ کو ایمان کا بے مثال نفع نصیب ہوا اور گلشن محمدی کے رضا کار میدان میں تحفظ ختم نبوت کے فریضہ کی ادائیگی میں مصروف عمل ہیں، لہٰذا ہم سب مل کر اپنی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دست و بازو بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام کو آگے پھیلانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

جناب قاری اللہ داد نے کہا کہ دین اسلام جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا آخری دین ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین حنیف کے مخالفین کو مدنیؒ اور بخاریؒ کے چاہنے والے کبھی بھی برداشت نہیں کرسکتے۔ ہمارا کردار عمل امت کے سامنے ہے، قادیانیت اور مرزائیت فتنہ کے استحصال کے لئے ہندوستان میں اکابرین ملت نے جو گرانقدر خدمات جلیلہ پیش کیں ان کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ تقسیم ملک کے بعد احرار کا سرمایہ تقسیم ہوگیا، بعض گوہر نایاب ہندوستان کی سرزمین کی نذر ہوگئے اور بعض لعل و یاقوت سرزمین پاکستان کی گود میں آگئے، اس بکھرے ہوئے شیرازے نے ایک مرتبہ پھر اجتماعی شکل اختیار کی تو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قائم کردہ جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت وجود میں آئی جو آج عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی صورت میں پوری دنیا میں تحفظ ختم نبوت کے مشن کی پاسداری میں سرگرم عمل و کوشاں ہے۔ ہم سب کو مل کر اس جماعت کے پروگرام

کو آگے بڑھاتا ہے، قادیانیت اور مرزائیت جیسے مکڑی کے جالے کو صاف کر کے دم لینا ہے انشاء اللہ ہم اپنے بزرگوں کی ہدایات کی روشنی میں وہ کام کریں گے جو ملک عزیز پاکستان کی سالمیت اور دین اسلام کی ترویج کا باعث بنے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے خلیفہ مجاز پیر طریقت حافظ عبدالقیوم نعمانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ علماء کرام کی مجلس ہے، صاحبان علم وعمل تشریف فرما ہیں، اس کاز و محاذ پر کام کرنے والی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا خصوصی خطاب ہوتا ہے جو ہم سب سننے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ قادیانی فتنے کی سنگینی کو لوگوں کے سامنے کھولنے اور امت مسلمہ کے ایمانوں پر پہرہ دینے والے یہی خدام ختم نبوت اور عاشقان رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جنہوں نے ہر دور میں مشقتیں اور تکالیف برداشت کر کے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی باتیں سننے اور ان سے راہ عمل لے کر اس پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ ہماری اور اس کاز کی کامیابی اکابرین ملت پر اعتماد میں مضمر ہے، لہٰذا اسلاف کے نقش قدم پر اپنے قدم جماتے ہوئے چلنا سیکھیں، کامیابی آپ کے قدم چومے گی، اللہ رب العزت ہماری جماعت اور اکابرین کی حفاظت فرمائے۔

علماء کنونشن کے سامعین گرامی قدر سے راقم الحروف نے عرض کیا کہ آپ ملت اسلامیہ کا قیمتی اثاثہ ہیں، فتنوں کے دور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایمان کا چراغ روشن کئے مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کے لئے کوشاں ہے، آپ خطباء و علماء حضرات سے گزارش ہے کہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہ کے ارشاد کے مطابق مہینہ میں کم از کم ایک جمعہ تحفظ ختم نبوت کے عنوان کے لئے ضرور وقف کریں، ہماری نوجوان نسل قادیانیت کے فتنہ سے بالکل بے خبر اور ناواقف ہے، لہٰذا شعور ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت سے متعلق آگاہی ہماری اہم ترین ضرورت ہے اور اس ضرورت کی بہترین تکمیل آپ حضرات کے اخلاص و جذبہ کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

علماء کنونشن کے مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے ماضی قریب میں حلقہ بگوش اسلام ہونے والے ممتاز اور اہم ترین قادیانیوں کا تذکرہ کیا اور خدام ختم نبوت اور غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محنت پر روشنی ڈالی، انہوں نے علماء کرام کے سامنے تشکر و امتنان کے جذبہ سے سرشار ہو کر کہا کہ الحمد للہ! جو وراثت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے ذریعہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ اور دیگر اکابرین ملت بیضاء سے ملی تھی۔ بحمد اللہ! اسی وراثت کو چار چاند لگے ہیں، قادیانیت اور مرزائیت پر گرھن اور ڈھول چھائی ہوئی ہے انشاء اللہ یہ محنت جاری رہے گی اور ایک دن آئے گا کہ روئے زمین پر ایک بھی قادیانی اور مرزائی تلاش کرنے کے باوجود نہیں ملے گا، بس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم میں سے کا ہر ایک مسلمان اپنی ذمہ داری کا احساس کرے، فکر مند ہو، میدان عمل میں آئے، نعرۂ مستانہ بلند کر کے کام میں لگ جائے، رحمت خداوندی، شفاعت محمدی ہم سب کی منتظر ہے۔ مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے کاز سے وابستہ ہونے کے لئے دفتر ختم نبوت سے رابطہ قائم کریں۔ ہفت روزہ ختم نبوت، ماہنامہ لولاک کا مطالعہ کیجئے، مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی اہم اور آسان کتابیں اپنے مطالعہ میں رکھیں۔

عوام الناس کو اس کام سے جوڑنے کے لئے دفتر ختم نبوت سے مفت لٹریچر لے کر اس کی بروقت تقسیم عمل میں لائیں، مہینہ میں کم از کم ایک جمعہ ختم نبوت کے عنوان پر پڑھائیں، سہ ماہی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد، دروس ختم نبوت کا سلسلہ اپنی مساجد و مدارس میں قائم کریں، سالانہ مدارس کی چھٹیوں میں رد قادیانیت کورس کرائیں۔ بنات کے مدارس میں بچیوں کے لئے کورس کا اہتمام کیجئے۔ ان تمام مراحل میں جس قدر آپ کو دفتر ختم نبوت سے معاونت کی ضرورت پیش آئے دفتر آپ کے شانہ بشانہ کھڑا ہوگا جو خدمت بطور حکم کے فرمائیں گے اس کی تکمیل وتعمیل ہوگی از راہ کرم اس کام کی طرف توجہ دیں اور اپنے لئے راہ عمل منتخب کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت اور اہل حق کے علماء، اکابر اور جماعتوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

ختم نبوت کورس منعقد کرنے کا عزم

گوجرانوالہ... یہودیت، عیسائیت اور ہندومت سمیت پوری دنیائے کفر قادیانیت کی پشت پناہ ہے۔ قادیانیت کے خطرہ سے نمٹنے کے لئے عوام الناس اور علماء کرام کو بیدار کرنا ناگزیر ہے، اس مقصد کے لئے مرکز کے تعاون سے سہ روزہ ختم نبوت کورس منعقد کروایا جائے گا۔ عالم چوک یونٹ میں شامل مساجد و مدارس میں دروس ختم نبوت کا اہتمام کیا جائے گا اور ہر ماہ ایک جمعہ اس موضوع کے لئے مختص ہوگا۔ یہ فیصلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عالم چوک گوجرانوالہ یونٹ کے اجلاس میں کیا گیا جو ۳۰ اپریل بروز پیر بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مولانا شوکت نصیر نے کی۔ اجلاس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد عارف شامی، مولانا قاری نذیر احمد، مولانا قاری محمد شفیع، مولانا محمد اکرم ہجکوی، مولانا عبدالسمیع مولانا قاری عبیداللہ، مولانا قاری محمد اصغر اور مولانا شوکت نصیر نے خطاب کیا۔ جامع مسجد حنفیہ گلزار آبادی، حافظ آباد روڈ نزد عالم چوک میں منعقدہ اجلاس میں یہ بھی طے ہوا کہ ہینڈ بل اور اشتہارات چھپوائے جائیں گے اور کورس کو بھرپور انداز میں کامیاب بنانے کی محنت کی جائے گی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کراچی

مولانا قاضی احسان احمد

کراچی .... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام شہر کے مختلف علاقوں میں تحفظ ختم نبوت اور دفاع ناموس رسالت کے سلسلہ میں پروگراموں کا انعقاد کیا گیا، جس میں مقامی علماء کرام کے علاوہ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ اور مناظر اسلام مولانا محمد الیاس گھمن نے خصوصی شرکت کی۔

۶ رمئی بروز اتوار بعد نماز مغرب گلشن حدید فیز ٹو بالمقابل جامع مسجد باب رحمت میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی جس میں مقامی علماء کرام، معززین علاقہ اور عاشقان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے پرجوش انداز میں شرکت کی۔ خدام ختم نبوت نے مثالی کردار پیش کیا، دن رات کانفرنس کی کامیابی کے لئے کوشاں رہے۔ مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا محمد اسلم شیخوپوری مدظلہ، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا قاضی احسان احمد نے بھی خصوصی خطاب کیا۔ مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اپنے بیان میں کہا کہ کسی بھی فتنے کے چار دور ہوتے ہیں، ایک اس فتنہ کی ابتداء، دوسرا اس کا عروج، تیسرا اس کا زوال اور چوتھا اس کا اختتام۔ قادیانیت کے پہلے تین دور گزر چکے ہیں، اب قادیانیت کے اختتام کا دور ہے۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب روئے زمین پر ایک بھی قادیانی تلاش کرنے سے بھی نہیں ملے گا، بس ضرورت اس بات کی ہے ہم سب مل کر تحفظ ختم نبوت کے مشن پر ڈٹ جائیں، رب کریم ہم سب کو اس کی کامل توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

۷ رمئی بروز پیر بعد نماز مغرب جامع مسجد منورہ، نارتھ ناظم آباد میں مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے درس قرآن دیتے ہوئے مجمع سے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے، اس عقیدہ میں امت مسلمہ کی وحدت کا راز مضمر ہے۔ عقیدہ ختم نبوت سے امت کا حسن و جمال برقرار ہے، سوا چودہ سو سال سے امت کا ایک رائے پر مجتمع ہونا یہ سب صدقہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا۔ فتنہ قادیانیت سے اسلام کی حسین وجمیل عمارت کا دفاع کرنا ہم سب کا فرض ہے، اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بھی توفیق نصیب فرمائے۔

۷ رمئی بروز پیر بعد نماز عشاء جامع مسجد بلال اسکاؤٹ کالونی کے سامنے وسیع وعریض سڑک پر تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ پنڈال اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگی دامن کی شکایت کررہا تھا۔ الحمدللہ! نماز عشاء کے فوراً بعد چند لمحوں میں پنڈال میں موجود تمام کرسیاں بھر گئیں اور سامعین کے لئے مزید دریوں اور چٹائیوں کا اہتمام کیا گیا۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا مدظلہ، اتحاد اہلسنت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد الیاس گھمن نے خصوصی خطاب کیا۔

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرے وہ بالاجماع کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، وہ مسیلمہ کذاب ہو، اسود عنسی ہو، ایران کا بہاء اللہ ہو، لاہور کا یوسف کذاب ہو یا قادیان کا دہقان مرزا غلام احمد قادیانی ہو، جو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرے گا وہ اسلام اور ملت اسلامیہ سے خارج ہو جائے گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن اطہر سے وابستگی کے لئے عقیدہ ختم نبوت کا اقرار ضروری ہے، اس عقیدہ سے انکار کرنے والے کی کوئی عبادت، ریاضت ومجاہدات بھی رب کریم کے ہاں قبولیت کا درجہ حاصل نہیں کرسکتے، اس لئے کہ عقیدہ ختم نبوت ایمان کی بنیاد ہے، اسلام کی روح ہے، دین کی جان ہے، اگر روح اور جان باقی نہیں ہے تو مردہ کیا خیر کے کام کرے گا؟ لہٰذا تمام عاشقان رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم اس عقیدہ کے حفاظت اپنی زندگی کا وظیفہ بنالیں، اللہ تعالیٰ ہمیں شفاعت محمدی نصیب فرمائیں گے۔

مناظر اسلام، وکیل احناف حضرت مولانا محمد الیاس گھمن نے اپنے عالمانہ، ادیبانہ، فلسفیانہ انداز خطابت سے مجمع پر سحر طاری کردیا اور تمام سامعین انگشت بدنداں ان کی گفتگو سنتے رہے۔ مولانا گھمن نے حجۃ اللہ علی الارض، بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی مقبول زمانہ کتاب تحذیر الناس کے حوالہ سے اپنی گفتگو کا آغاز کیا اور نہایت عام فہم اور مدلل انداز میں تقریبا سوا گھنٹہ خطاب کرتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کی

اہمیت وفضیلت لوگوں کو سمجھائی۔ مولانا گھمن کی دعا پر یہ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ حق تعالیٰ تمام منتظمین جلسہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور روز محشر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حقدار بنائیں۔ آمین۔

۸رمئی بروز منگل بعد نماز ظہر جامعہ بنوریہ العالمیہ سائٹ میں تحفظ ختم نبوت پروگرام رکھا گیا، جامعہ کے رئیس شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد نعیم مدظلہ نے مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی آمد پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ تو اس فن کے امام اور اسپیشلسٹ ہیں، ان کا بیان تو بہت ضروری ہے بلکہ ہر تین ماہ بعد ہونا چاہئے، بیان کے اختتام پر الوداعی ملاقات میں کہا کہ ہمارے یہاں سے ہر اتوار ٹیلیفون کے ذریعہ سے بیرون ممالک بیان کا سلسلہ بھی ہوتا ہے، اس کے لئے بھی وقت عنایت فرمائیں۔ مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے مفتی صاحب کی دعوت کو قبول فرمایا۔ مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے طلبا اور عوام الناس کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کے اہم موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور لوگوں سے اپیل کی کہ اس عقیدہ کی حفاظت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔

۸رمئی بروز منگل بعد نماز عشاء دھنی جامع مسجد پاکستان چوک میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں تلاوت ونعت کے بعد شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ناسازی طبع کی بناپر اپنا بیان موقوف کرتے ہوئے راقم الحروف کو حکم کیا کہ آپ بیان کریں، بندہ تعمیل حکم کے لئے کھڑا ہوا اور چند گزارشات مجمع کثیر کی نذر کرکے مہمان گرامی مولانا محمد الیاس گھمن کی طرف متوجہ ہوا اور روئے سخن ان کی طرف کرتے ہوئے آنجناب کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور مہمان گرامی قدر کو خطاب کی دعوت دی۔ مولانا گھمن صاحب بلند پایہ ماہر خطیب، قادر الکلام مقرر، عالم دین اور موضوع پر گرفت میں اپنی مثال آپ ہیں، جناب والا نے ایک حدیث تلاوت فرمائی۔

حضرت مولانا گھمن صاحب نے ایک ایک جملہ پر مدلل، کافی شافی، دلنشیں انداز میں بیان کیا، تقریباً ایک گھنٹہ سے زائد عقیدۂ ختم نبوت پر دلائل اسی حدیث مبارک کی روشنی میں پیش کئے، فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع کلمات کا عطا کیا جانا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رعب، شجاعت و شوکت سے مالا مال کیا جانا، دشمن کا ایک مہینہ کی مسافت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرنا، مال غنیمت کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے حلال کیا جانا، روئے زمین کو جائے سجدہ بنایا جانا تاکہ جہاں محمد رسول اللہ کا امتی ہو، نماز کا وقت ہوجائے، نماز ادا کرنے کے لئے مسجد موجود نہ ہوتو اس کو نماز ادا کرنے کی اجازت مل جانا، زمین سے پاکی پانی کی عدم موجودگی میں حاصل ہوجانا اور تمام مخلوقات کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول بناکر بھیج دیا جانا، یہ سب اس امر کی دلیل ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی نبی نے نہیں آنا، اس کو آخر میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا: ''وختم بی النبیون'' ان سب چیزوں کے ملنے کی کامل وجہ یہی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آنا اس لئے میرے لئے ان سب چیزوں کا اختصاص کیا گیا۔

مولانا مدظلہ کی دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

۹رمئی بروز بدھ صبح ۱۱ بجے، حضرت اقدس مولانا الشاہ حکیم محمد اختر مدظلہ کی قائم کردہ عظیم علمی و روحانی درسگاہ جامعہ اشرف المدارس میں پروگرام منعقد ہوا، اس پروگرام میں حضرت مولانا محمد الیاس گھمن نے چند اہم بنیادی اور اصولی باتوں کو طلبا کرام کی خدمت میں پیش کیا آپ کے خطاب کے بعد شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے عقیدہ ختم نبوت کے اہم عنوان پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم کی سو آیات مبارکہ، دو سو دس احادیث طیبہ، اجماع امت ان تمام دلائل و براہین سے امت کے پاس ختم نبوت کا عقیدہ روز روشن کی طرح عیاں ہے، اس عقیدہ کے حق، سچ ہونے میں ہم کسی قسم کا کوئی شک اور شبہ نہیں پاتے بلکہ اس عقیدہ میں شک کی گنجائش ہی باقی نہیں ہے جو اس میں شک کرے وہ کافر ہوجاتا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا اتنا بنیادی اور اہم عقیدہ ہے کہ اس عقیدہ کے اقرار سے پورے دین کا اقرار لازم آتا ہے اور ختم نبوت کا انکار کرنے سے پورے دین کا انکار لازم آتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرلینے سے طے ہوگیا کہ دین محمدی آخری دین، شریعت محمدی آخری شریعت، اسلام آخری مذہب، قرآن آسمانی کتابوں میں سے آخری کتاب ہے، اس عقیدہ کو ماننے کی وجہ سے ہم مسلمان۔ اس عقیدہ کو تسلیم کرنے کی وجہ سے خلافت راشدہ، اس عقیدہ کو ماننے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل بیت محفوظ اور باقی، اس عقیدہ کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث، اقوال، افعال، کردار وتمدن سب کچھ محفوظ اور باقی ہے، اگر اس عقیدہ کا انکار کیا جائے تو دین نیا، شریعت نئی، وحی نئی، خلفاء کا تصور ختم، اہل بیت کا وجود مٹ گیا، غور فرمائیں اس عقیدہ کی نزاکت کس قدر ہے، لہٰذا تمام اہل علم اساتذہ و طلبا سے درخواست کرتا ہوں کہ عقیدہ کے تحفظ کے لئے اپنے آپ کو کمربستہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

حضرت مولانا سعید احمد ربانی رحمۃ اللہ علیہ

عبدالرؤف نفیسی

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہر دور میں ایسے افراد پیدا فرمائے جن کے علم وعمل، شخصیت وکردار، تقویٰ وطہارت کو امت کے لئے نافع فرمایا۔ خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے محض ۲۳ سالہ دورِ نبوت میں رب تعالیٰ کا پیغام ایسے احسن انداز میں امت تک پہنچایا، اپنے حسن اخلاق، گفتار، کردار سے ایک ایسی جماعت پاکیزہ تشکیل دی، جنہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کہا جاتا ہے، اسی مقدس جماعت نے اس عظیم مشن کو جانفشانی اور انتھک محنت سے امت کے باقی افراد تک منتقل کیا، اس سلسلہ کو چونکہ قیامت تک باقی رہنا تھا، لہٰذا دین متین جو شریعت اسلامی اور سنت محمدی کی صورت میں امت کے مقتدا لوگوں کے پاس امانت تھا، اسے محفوظ رکھنے اور اس سے نفع حاصل کرنے اور عمل میں لانے کے لئے پڑھنے پڑھانے، لکھنے لکھانے کا سلسلہ شروع ہوا اور قرآن وحدیث کا علم جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرامؓ کے ذریعہ امت تک پہنچا تھا، اسے کتابوں میں نہ صرف محفوظ کیا گیا بلکہ اس سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے مدارس عربیہ کا قیام عمل میں آیا، جس میں یہ تمام علوم پڑھائے جانے لگے، ان مدارس میں آسمانی علوم اور وحی کی برکات وانوار سے معمور احکامات جب عملی طور پر اپنائے گئے تو ایسے افراد تیار ہونے لگے جن کے بارے میں علامہ اقبال نے کہا ہے: ''فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا.....'' اور پھر یہ سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری وساری ہوگیا، بلکہ ہر دور میں مسلمانوں کی بنیادی ضرورت بن گیا اور الحمدللہ! یہ سلسلہ جاری ہے۔

آج بھی مدارس عربیہ میں قال اللہ و قال الرسول کی صدائیں بلند ہورہی ہیں اور عوام الناس ان علوم سے روشنی حاصل کررہی ہے، ان علوم کے پڑھنے پڑھانے کی اہمیت وافادیت اگرچہ اس مادی دور میں روشن خیال لوگوں کے نزدیک کچھ نہ ہو، یہی وجہ ہے کہ اسے دقیانوسی خیالات سے تعبیر کیا جاتا ہے، بلکہ مدارس عربیہ اور ان کی تعلیمات کو قومی دھارے میں لانے کے راگ الاپے گئے، دہشت گردی اور انتہا پسندی کے طعنے دیئے گئے، مگر قربان جایئے رب کائنات کی محبت اور رحمت پر وہ ذات کریم بھی ایسے حالات اور مشاہدات دکھادیتے ہیں کہ جس سے ان راہوں پر چلنے والے جمیع لوگوں کے حوصلے بلند اور عزائم جواں ہوجاتے ہیں، ان علوم سے جڑے لوگوں کے چہرے خوشی سے کھل اٹھتے ہیں، اسی قافلۂ حق کے راہرو، انہی مدارس عربیہ کے پروردہ ایک عالم دین، خطیب لاثانی حضرت مولانا سعید احمد ربانی نوراللہ مرقدہ جو عمرہ کی ادائیگی کے لئے گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ۲۹؍مارچ ۲۰۱۲ء کو نماز فجر کی ادائیگی کے فوری بعد اپنے پاس بلالیا، آپ حرم شریف میں باب عبدالعزیز کی طرف سے بیت اللہ کے بالکل سامنے بیٹھے تھے اور پھر ۳۱؍مارچ بروز ہفتہ نماز ظہر کے بعد حرم میں ان کی نماز جنازہ اور مکہ میں ہی تدفین ہوگئی، بظاہر تو واقعہ اتنا ہے کہ ایک شخص عمرہ کی ادائیگی کے لئے گیا اور واپسی سے تین دن قبل حرم میں ہی اس کی زندگی کی سانسیں مکمل ہوگئیں اور وہ خالق حقیقی سے جاملا۔ مگر اہل حق اور اللہ کی محبت کے متمنی اور اخروی کامیابیاں حاصل کرنے کے خواہشمند بخوبی جانتے ہیں کہ ایسی سعادت اور ایسا خاتمہ کیا معنی رکھتا ہے؟ اس کے پیچھے کتنی خواہشیں تمنا، دعائیں، گڑگڑانا شامل ہوگا۔

اللہ، رسولؐ، قرآن، ازواج مطہراتؓ کی توہین اور بدگوئی پر سزائے موت کا قانون منظور

کویت (رائٹرز) کویت میں قانون سازوں نے اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، ازواج مطہراتؓ کی توہین اور بدگوئی پر سزائے موت کے قانون کی منظوری دے دی ہے۔ اس قانونی مسودے کے باضابطہ قانون بننے سے قبل کویتی امیر کی منظوری ضروری ہوگی۔ اس قانون میں ایک نئی شق شامل کی گئی ہے جس کے مطابق سزائے موت صرف اس وقت ہی دی جاسکے گی جب جج کے سوال پوچھنے پر ملزم اپنے توہین آمیز موقف پر قائم رہتا ہے۔ جمعرات کو پارلیمنٹ میں ترمیمی قانون جس کے تحت صرف مسلمانوں کو ہی سزائے موت دی جاسکتی ہے کی چالیس ارکان نے حمایت کی جبکہ چھ ارکان مذکورہ قانون کے مخالف رہے۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۴ مئی ۲۰۱۲ء)

یوں تو انسان کی زندگی میں بے شمار واقعات پیش آتے ہیں اور کئی نیکی کے مواقع آتے ہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سا عمل پسندیدہ قرار پاتا ہے، یہ تو وہ خود بہتر جانتا ہے... کہ فاحشہ عورت کتے کو پانی پلانے پر مغفرت حاصل کر سکتی ہے... مولانا سعید احمد ربانیؒ کی آخری زندگی میں ایک واقعہ پیش آیا، ممکن ہے یہ ان کا اللہ کے ہاں پسندیدہ عمل ہو، مولانا ایک اچھے مقرر اور دلنشین خطیب تھے، زندگی بھر اسفار کئے، ملک کے کونے کونے میں تقریریں کیں، ان کی تقریر ہمیشہ اصلاحی ہوا کرتی تھی۔ ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقہ کھتی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے کہ: لوگو! اپنی آخرت کی فکر کرو، اپنی چال ڈھال محمدی طرز کی بنالو، تقریر کے آخر میں لوگوں سے عہد لینے لگے کہ کون آج سے اپنی وضع قطع محمدی بنانے کا اعلان کرتا ہے اور داڑھی رکھنے، گناہ والی زندگی کو ترک کرنے کا وعدہ کرتا ہے، لوگ کھڑے ہو کر اقرار کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا، مجمع میں کھڑا ہوا اور زور سے کہا کہ آج سے میں بھی توبہ کرتا ہوں، لوگ ادھر متوجہ ہوئے تو حیران رہ گئے کہ اعلان کرنے والا عام آدمی نہیں تھا بلکہ نامی گرامی بدمعاش، ڈکیت اور غنڈہ قسم کا تھا... اس شخص نے ایسی پکی توبہ کی کہ سنت کے مطابق داڑھی رکھ لی، اصلاح کے لئے چار ماہ تبلیغی جماعت کے ساتھ وقت گزارا، لوگوں سے معاملات معاف کرائے جن سے زیادتیاں کی تھیں معافی مانگی اور عمرہ کے لئے چلا گیا، واپس آ کر مولانا سعید احمد ربانیؒ سے ملا کہ میری توبہ کا ذریعہ اور ہدایت کا سبب آپ بنے ہیں میں نے اپنے گھر کی چھت پر بیٹھ کر آپ کی تقریر سنی اور بات دل پر اثر کر گئی، اس لئے میری خواہش ہے کہ آپ کو عمرہ کا ٹکٹ دوں، آپ کو عمرہ کرانا چاہتا ہوں۔

اس سے قبل بھی ۱۹۹۰ء کی دہائی میں مولانا حج اور عمرہ کر چکے تھے، حاجی بھرلی، قاری عبداللہ مہتمم عبیدیہ شہنیہ والا کے ہمراہ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یکم اپریل کو واپسی تھی کہ ۲۹ رمارچ کو وہیں انتقال ہوگیا اللہ تعالیٰ ان کی مرقد مبارک پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے، ان کے درجات کو مزید بلند فرمائے۔

مولانا مرحوم نے عمرہ پر روانگی سے قبل بیٹے کو تمام قسم کی نصیحتیں وصیتیں کیں، کراچی ایئرپورٹ پر اپنی جیب میں ایک معمولی رقم کے علاوہ باقی سب رقم بیٹے کے سپرد کر دی اور کہا کہ میں تو اللہ کا مہمان ہوں اللہ کے پاس اس کے گھر جا رہا ہوں میرا وہ خود خیال رکھے گا۔

ہفتہ ۳۱ رمارچ ۲۰۱۲ء جس دن مولانا کی حرم میں نماز جنازہ اور تدفین تھی اس دن ان کی مسجد محمدی چوک اعظم میں ان کی یاد میں ایک تعزیتی جلسہ تھا، جس میں حضرت مولانا عبدالستار تونسوی سمیت علاقہ اور ضلع بھر کے علماء کرام شریک ہوئے ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں مولانا کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور ان کے صاحبزادے مولانا سمیع اللہ ربانی کی دستار بندی بھی کرائی گئی اور ان کے ورثاء لواحقین سے تعزیت بھی کی گئی، دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتہ اور چشم و چراغ مولانا سعید احمد ربانی رحمۃ اللہ علیہ بھی اکابر کی طرح اس فہرست میں شامل ہوگئے جو جنت البقیع اور جنت المعلیٰ میں ان سے قبل محو استراحت ہیں۔

''پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا''

قرآن مجید کی بے حرمتی کے خلاف سینیٹ میں متفقہ قرارداد مذمت منظور

قرارداد ایوانِ صدر کے ترجمان فرحت اللہ بابر نے پیش کی، اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل سے بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کا تقاضا

ڈرون حملوں کے دوبارہ شروع ہونے پر (ن) لیگ کا واک آؤٹ، وزیراعظم ہی نہیں کابینہ بھی ناکارہ ہو چکی: راجا ظفر الحق

اسلام آباد (نامہ نگار خصوصی رخبر ایجنسیاں) سینیٹ میں امریکی پادری کی جانب سے قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف قرارداد منظور کر لی گئی۔ امریکی پادری کے خلاف قرارداد سینیٹ میں متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ سیکریٹری جنرل اقوام متحدہ بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ میں کردار ادا کریں۔ قرارداد پیپلز پارٹی کے سینیٹر اور ایوان صدر کے ترجمان فرحت اللہ بابر نے پیش کی تھی۔ قبل ازیں مجلس شوریٰ کی متفقہ قرارداد کے باوجود ڈرون حملے دوبارہ شروع ہونے پر مسلم لیگ (ن) نے اظہار تشویش کے بعد واک آؤٹ کیا۔ ایوان بالا کا اجلاس بدھ کے روز چیئرمین نیر حسین بخاری کے زیر صدارت شروع ہوا وقفہ سوالات کے دوران مسلم لیگ نواز کے سینیٹر راجا ظفر الحق نے کہا کہ ۲۶ راپریل ۲۰۱۲ء کو توہین عدالت کیس، سپریم کورٹ کی جانب سے آنے والے فیصلے کے مطابق ملک میں نہ تو وزیراعظم اور نہ ہی ان کی کابینہ کارآمد ہے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے مہینے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس کے دوران ڈرون حملوں کی ملکی سلامتی پر حملہ قرار دیتے ہوئے ان کی مذمت کی گئی تھی مگر ایک بار پھر پاکستان کے قبائلی علاقوں پر ڈرون حملوں کا نیا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ (روزنامہ اسلام ملتان ۳۰ رمئی ۲۰۱۲ء)

ختم نبوت کانفرنس، بنوں

رپورٹ: ڈاکٹر افتخار احمد نقشبندی

بنوں.... عقیدۂ ختم نبوت ایمان کی بنیاد ہے، اس کے بغیر کوئی انسان مسلمان نہیں ہوسکتا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کرام دنیا بھر میں قادیانیوں کے کفر سے امت کو باخبر کرنے کے لئے دنیا کے کونے کونے میں جاتے ہیں اور امت محمدیہ کے ایمان کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں، اس سلسلے میں دروس، خطبات، سیمینار، اجتماعات اور کانفرنسز کے ذریعے امت کو باخبر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی سلسلے میں پہلی سالانہ ختم نبوت کانفرنس بنوں کی سرزمین پر ۲۹/اپریل ۲۰۱۲ء بروز اتوار جامع مسجد حافظ جی بیرونی لکی گیٹ بنوں میں منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا قاری امام یوسف نے کی جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ڈویژنل امیر مفتی عظمت اللہ ازہری اور مولانا عطاء الحسن نے انجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم قاری نوید نے کی اور ملک شیراز نے نعت شریف پیش کی۔

صدر کانفرنس مولانا قاری امام یوسف نے محبت نبوی پر بیان کیا۔ مولانا عابد کمال مبلغ کے پی کے نے اپنے بیان میں کہا کہ مسلمان کی شان یہ ہے کہ اس کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی جان سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔ انبیاء کرام منتخب شدہ روحیں ہوتی ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغام پہنچانے کے لئے منتخب کرتے ہیں، ہمارے اکابر نے ختم نبوت کی خاطر ہر قسم کی قربانی دی۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے امتی بہت محبوب ہیں حتیٰ کہ اپنی امت کے ظالموں تک کی مغفرت کی دعا مانگی کہ: ”یا اللہ! میرے امت کے ظالموں کو معاف فرمادے۔“

مولانا عبدالستار حیدری نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ کسی نے امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے پوچھا کہ کیا قرآن مجید میں اس بات کا تذکرہ موجود ہے کہ مرزا کافر ہے تو حضرت شاہ صاحب نے برجستہ جواب دیا کہ ہاں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”کان من الکافرین“ وہ کافروں میں سے تھا۔

مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ جب کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے تو آپ کا فلک بوس نعروں سے استقبال کیا گیا، آپ نے قادیانیوں اور دیگر کافروں کے درمیان فرق کے موضوع پر بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ کہتا ہے کہ قادیانی بھی تو انسان ہیں، انسان ہونے کے ناطے ان سے بھی تعلق رکھنا چاہئے، میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج نبوت کی طرف اپنے ناپاک ہاتھ بڑھانے والے قادیانیوں سے مسلمان ہرگز تعلق وناطہ نہیں رکھ سکتے۔ مولانا نے بنوں کے لوگوں کے جوش وخروش اور تحفظ ختم نبوت کے لئے جذبات واحساسات دیکھ کر مسرت کا اظہار کیا۔

مولانا مفتی عظمت اللہ ازہری نے درج ذیل قراردادیں پیش کیں اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا:

ا: قادیانی اپنی عبادت گاہوں کے لئے جو اسلامی نام استعمال کرتے ہیں اس پر پابندی لگائی جائے۔

تحقیق کے شوق میں اکابرین پر بے اعتمادی کرنا تباہی کا باعث ہے

گوجرانوالہ.... (رپورٹ: محمد عارف شامی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ نے کہا ہے کہ پاکستان کو لادینیت کا مرکز بنانے اور اس کو اسلامی تشخص سے محروم کرنے کے لئے قادیانی، یہودی، ہندو اور عیسائی گٹھ جوڑ کی سازش کے تحت تقسیم کرنے کا ناپاک منصوبہ بنالیا گیا ہے۔ اس غلیظ منصوبہ کو حقیقت کا روپ دینے کے لئے قادیانی افسران کو کلیدی کردار سونپا گیا ہے، جبکہ قادیانیت نواز نام نہاد افسران اور سیاست دان ملکی حالات خراب کرنے میں پیش پیش ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گوجرانوالہ کے اپنے دور امارت کے پہلے دورہ کے موقع پر ڈویژنل ہیڈ آفس ختم نبوت ہاشمی کالونی کنگنی والا میں کیا۔ اس موقع پر ضلعی امیر مولانا محمد اشرف مجددی، ناظم ضلع مولانا حافظ محمد یوسف عثمانی، پروفیسر حافظ محمد انور، حاجی عبدالرحمن، پیر طریقت الحاج حافظ نذیر احمد، غلام نبی، مولانا قاری عبدالغفور آرائیں، ظہیر احمد ہاشمی، حاجی عبدالوحید، الحاج عثمان عمر ہاشمی، حافظ محمد الیاس قادری، مولانا قاری محمد نواز اور دیگر بھی موجود تھے۔ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ایمان کی اساس ہے اور پاکستان کی بقا عقیدۂ ختم نبوت سے وابستہ ہے۔ قادیانی دہشت گردانہ سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ حکومت ان کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے فوری اقدامات کرے۔ تبلیغی جماعت کے امیر حاجی عبدالوہاب کے اغوا کی سازش کی مذمت کرتے ہوئے انہوں نے ملزمان کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اکابرین امت پر اعتمادی ایمان کی حفاظت کا باعث ہے۔ تحقیق کے شوق میں اکابرین پر بے اعتمادی کرنا تباہی کا باعث ہے۔ اہلسنت کے لئے برصغیر میں امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ اور حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ کی تحقیقات حرف آخر کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۲: ممتاز قادری کو فوراً رہا کیا جائے۔

۳: صوبائی اور ضلعی سطح پر خواجہ سراؤں نے جو ناچ گانے کے باقاعدہ پروگرام شروع کیے ہیں اس کو بند کیا جائے۔

۴: لوڈشیڈنگ ختم کی جائے۔

۵: قادیانی مصنوعات ذائقہ گھی اینڈ آئل، رابعہ سوپ صابن، یونیورسل اسٹیبلائزر، OCS کوریئر سروس، قاضی دواخانہ، کیوریٹیو ربوہ انٹرنیشنل، ورسن ہومیوپیتھک کی ادویات، شاہنواز ٹیکسٹائل ملز، شاہ تاج شوگر ملز، شیزان کمپنی کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ ان قراردادوں کو کانفرنس کے سب شرکاء نے ہاتھ کھڑے کرکے منظور کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پی کے امیر مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے حاضرین سے مطالبہ کیا کہ محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی ثبوت دیجئے اور قادیانیوں کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کیجئے۔

الحمدللہ کانفرنس میں علماء کرام اور مشائخ عظام اور مہتممین حضرات، خطباء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ معززین میں سے چند نام ذکر کیے جاتے ہیں: مولانا قاری امام یوسف مہتمم جامعہ دارالاحسان نزد ڈگری کالج نمبر ا مسلم آباد بنوں، مولانا یعقوب الرحمن خطیب جامع مسجد تیل منڈی لکی گیٹ، مولانا عبدالمومن خطیب مسجد جعفر خان لکی گیٹ کے صاحبزادے مولانا حافظ عبداللہ، مولانا سیفیر قاری عبداللہ نائب امیر جمعیت علماء اسلام کے پی کے ضلعی امیر بنوں، مولانا محمد نواز بنوی خطیب جامع مسجد نیو سبزی منڈی ڈیرہ روڈ، مولانا نسیم علی شاہ مہتمم جامعہ مرکز اسلامی سادات حافظ خیل ڈیرہ روڈ، مولانا حسام الدین خطیب جامع مسجد سوکڑی کریم خان، مولانا اعزازاللہ حقانی امیر جے یو آئی بنوں سٹی، ثناخوان مولانا گل خان خطیب جامع مسجد بیرون سوکڑی گیٹ، مولانا حفیظ الرحمن المدنی مہتمم جامعہ معراج العلوم لکی گیٹ بنوں، حاجی محمد نیاز نائب امیر جے یو آئی بنوں ڈویژن، شیخ الحدیث محمد زرین جامعہ دارالاحسان، مفتی فرحان اللہ جامعہ محمدیہ کوہاٹ چونگی، مولانا شمس الحق ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں، مولانا قاری زبیداللہ مہتمم جامعہ دارالہدیٰ میرا خیل، مولانا مفتی شہید نواز خطیب جامع مسجد ڈسٹرکٹ ہسپتال بنوں، مولانا عبدالجلال شاہ الہاشمی ناظم اعلیٰ جامعہ امام ابوحنیفہ نزد ڈگری کالج نمبر ا بنوں، مولانا مفتی اکرام اللہ مہتمم جامعہ عثمانیہ سوکڑی، سید ظہیر الدین ایڈووکیٹ قانونی مشیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں، مولانا عمر ایاز خطیب جامع مسجد غلہ منڈی، مولانا طیب طوفانی سرائے نورنگ، صاحبزادہ امین اللہ سرائے نورنگ، مولانا مفتی غلام اللہ صدر مدرس جامعہ علوم شرعیہ و خطیب جامعہ مسجد ابراہیم محلہ نواب، مولانا غلام نصیر شاہ فاروقی، مولانا احتشام الحق مہتمم جامعہ فرقانیہ ٹی کلہ سورانی، مولانا میاں عبدالرحمن شاہ مہتمم جامعہ زکریا سورانی، مولانا محمد نواز خطیب جامع مسجد عائشہ پریٹی گیٹ بنوں، حاجی فضل ریاض اور ان کے صاحبزادے بھی کانفرنس میں شریک ہوئے۔ مولانا ولی اللہ جامعہ اشرف العلوم ہویہ لنڈی ڈاک بنوں، جامعہ عثمانیہ کے شیخ الحدیث ورئیس کی طرف سے تمام مدرسین اور طلبا نے شرکت کی۔ جامعہ تحسین القرآن کے طلبا اور علماء، جامعہ زکریا سورانی، جامعہ معراج القرآن بیرون لکی گیٹ اور جامعہ دارالاحسان نزد ڈگری کالج نمبرا بنوں سٹی کے اساتذہ اور طلبا نے مدرسہ کے اسباق کی چھٹی کرکے کانفرنس میں شرکت کی۔ ☆

ساری انسانیت کا وجود آنحضرت ﷺ کی نبوت کا صدقہ ہے: مولانا قاضی احسان احمد

کراچی.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام، دینی وعصری تعلیمی اداروں کے طلبا اور عوام الناس میں تحفظ ختم نبوت کا شعور پیدا کرنے کے لئے ہر اسلامی ماہ کی تیسری جمعرات کو دفتر ختم نبوت پرانی نمائش میں تربیتی نشست کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس ترتیب سے ۱۰ رمئی بروز جمعرات بعد نماز مغرب تربیتی نشست منعقد ہوئی جس میں مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب فرمایا۔ مجلس کا آغاز حافظ سیف الرحمن کی تلاوت سے ہوا۔ تلاوت کے بعد محمد معاویہ نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے بیان میں کہا کہ میرا، آپ کا اور ساری انسانیت کا وجود صدقہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا، اسی طرح ہماری بقا میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی مرہون منت ہے۔ اگر کوئی کہے کہ ہمارا وجود تو ہمارے والدین کی وجہ سے ہوا ہے تو میرا سوال ہے کہ ان کا وجود کیسے ہوا؟ یقیناً آپ کا جواب ہوگا کہ ان کے والدین کی وجہ سے اور ان کا وجود ان کے والدین کی وجہ سے اسی طرح یہ سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام تک پہنچ جائے گا، اب ذرا اس پر غور فرمائیں کہ پوری انسانیت وجود میں آئی سیدنا آدم علیہ السلام کی وجہ سے اور خود بابا آدم علیہ السلام کو وجود کس کے صدقے ملا؟ اس کا جواب حدیث میں موجود ہے کہ جب آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو انہوں نے آسمانوں پر لکھا ہوا دیکھا "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ یہ "محمد" کون ہیں؟ اللہ رب العزت نے جواب میں فرمایا: یہی وہ محمد ہے جس کی خاطر میں نے اس کائنات کو وجود بخشا ہے۔ معلوم ہوا کہ کائنات کا وجود اور آدم علیہ السلام کا دنیا میں تشریف لانا بھی صدقہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کا اور ہم بھی اس دنیا میں اگر آئے ہیں تو انہی کا صدقہ، انہی کی برکت اور انہی کے مرہون منت ہے۔ امت محمدیہ سے پہلے جتنی امتیں گزری ہیں، ان میں کئی گناہ پائے جاتے تھے۔ شرک، ظلم وجور، ناپ تول میں کمی، قتل وغارت گری، وعدہ خلافی اور بدفعلی جیسے بڑے بڑے گناہوں میں وہ لوگ مبتلا تھے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان قوموں کو تباہ فرمادیا مگر امت محمدیہ پر یہ خاص عنایت ہے کہ آج اتنے بڑے گناہ جو ہمارے معاشرے میں پائے جاتے ہیں، ان سب کے باوجود یہ امت بحیثیت امت کبھی ہلاک نہیں ہوئی۔ یہ بھی صدقہ ہے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا۔ بفضلہ تعالیٰ ہمیں ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش نفوس پر مشتمل صحابہ کرامؓ کی جماعت مقدسہ ملی ہے۔ ہمیں سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین پر مشتمل خلافت راشدہ ملی ہے۔ یہ سب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی برکت ہے۔

موت العالِم موت العالَم

انا للہ وانا الیہ راجعون

داعیٔ اسلام حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہید رحؒ

کراچی (رپورٹنگ ٹیم: عبدالجبار ناصر، کاشف نعیم، مصور عظیم) ممتاز عالم دین، مفسر قرآن، محدث اور مبلغ مولانا محمد اسلم شیخوپوری کو نامعلوم مسلح دہشت گردوں نے دھوراجی میں فائرنگ کرکے شہید کردیا، کار میں سوار دو محافظ بھی شدید زخمی ہوگئے۔ شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثانی کی اقتدا میں نماز جنازہ کی ادائیگی، ہزاروں افراد کی شرکت، تفصیلات کے مطابق ۵۴ سالہ مولانا محمد اسلم شیخوپوری گزشتہ ۵ سال سے القرآن کورسز نیٹ ورک کے زیر اہتمام بہادر آباد میں ہر ماہ کی دوسری اتوار کو دن گیارہ بجے سے ایک بجے کے درمیان درس قرآن کریم دیا کرتے تھے۔ اتوار کو بھی معمول کے مطابق درس ہوا اور گھر واپسی کے دوران لیاقت نیشنل ہسپتال کے قریب دھوراجی میں رنگون والا ہال کے سامنے ہارون چورنگی پر دوپہر سوا ایک بجے دو موٹر سائیکلوں پر سوار چار ملزمان نے ان کی گاڑی کو روکا اور شناخت کرکے اندھا دھند فائرنگ کا نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ڈرائیور سفر ین اور پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے مولانا محمد اسلم شیخوپوری شدید زخمی ہوئے اور چند ہی لمحوں بعد زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہوگئے اور ان کے محافظ وزیر علی قادری اور نجم الدین بھی شدید زخمی ہوگئے۔ جاں بحق اور زخمی ہونے والوں کو فوری طور پر پہلے نجی ہسپتال بعدازاں جناح ہسپتال منتقل کیا گیا۔ مولانا کے قتل کی اطلاع شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور ہزاروں عقیدت مند، شاگرد جمع ہوگئے۔ پولیس کے مطابق ملزمان نے کار پر تین اطراف سے فائرنگ کی جبکہ جائے وقوع سے نائن ایم ایم کے ۱۲ خول بھی ملے ہیں، بعدازاں میت کو گلشن معمار کی جامع مسجد توابین لایا گیا، جہاں شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثانی کی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما حافظ حسین احمد، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا منظور مینگل، اہلسنت والجماعت کے مولانا رب نواز حنفی، ڈاکٹر فیاض سمیت دیگر علماء اور متعلقین کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ نماز جنازہ رات ۸ بجکر ۱۰ منٹ پر ادا کی گئی۔ اس موقع پر ہر آنکھ اشکبار تھی۔ شرکاء میں شدید غم و غصہ پایا جارہا تھا، جبکہ بعض عینی شاہدین کے مطابق جنازے کو توابین مسجد لاتے وقت قریبی واقع ایک عبادت گاہ سے شرکاء پر فائرنگ کی گئی جس کے نتیجے میں مبینہ طور پر عبدالوکیل ولد عبدالیونس زخمی ہوا، بعدازاں مولانا محمد اسلم شیخوپوری کی تدفین توابین مسجد کے احاطے میں ہوئی جبکہ ان کے ڈرائیور سفرین کی میت ان کے آبائی علاقے سوات روانہ کردی گئی۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۴؍مئی ۲۰۱۲ء)

نبی کا انتخاب اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں جو اس کا نمائندہ ہوتا ہے: مولانا عبدالغفور قاسمی

حیدر آباد (مولانا توصیف احمد) ۵؍مئی بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد فاروق اعظم تلک چاڑی حیدر آباد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد عارف کی تلاوت سے ہوا، بعدازاں حافظ محمد اشفاق نے حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول مقبول پیش کی۔ اس کے بعد مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کا بیان ہوا۔ انہوں نے کہا کہ کل کائنات کا قیمتی اثاثہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ مسلمانوں کے ایمان کا مرکز ومنبع ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آج کفریہ طاقتیں قادیانیوں کو استعمال کرکے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر حملہ آور ہیں۔ ضرورت ہے ایسے جاں بازوں کی جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے نقش قدم پر چل کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی چوکیداری کریں۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے فرمایا کہ کہ ختم نبوت کا مسئلہ اتنا حساس ہے کہ امام ابوحنیفہؒ جیسی شخصیت جو اسلام اور کفر کے معاملے میں محتاط تھی، وہ بھی فرماتے ہیں کہ مدعی نبوت تو ہے ہی کافر لیکن جو مدعی نبوت سے دلیل طلب کرے وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی جامعہ قاسمیہ سجاول نے فرمایا کہ نبی کا انتخاب اللہ پاک خود فرماتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہوتا ہے، نبی حسین وجمیل ہوتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے اندر کوئی قابل ذکر خوبی نہیں تھی۔ حضرت مدظلہ نے کہا کہ ختم نبوت کے پروگرام میں شریک ہوکر ہم نے کسی پر احسان نہیں کیا بلکہ یہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اپنا کردار ادا کریں۔ کانفرنس کا اختتام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کی دعا سے ہوا۔ کانفرنس میں شہر بھر کے علماء شریک ہوئے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض راقم الحروف مبلغ ختم نبوت حیدر آباد نے انجام دیئے۔

لا نبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

Reg. No. SS-160

نامور علماء ومناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے ان شاء اللہ

31واں سالانہ ختم نبوۃ کورس

بتاریخ

2 شعبان ۱۴۳۳ھ مطابق 23 جون 2012

تا

26 شعبان ۱۴۳۳ھ مطابق 17 جولائی 2012

زیر سرپرستی

حکیم العصر محدث دوراں ولی کامل مخدوم العلماء حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا۔
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ◎ چناب نگر ضلع چنیوٹ

چناب نگر: 047-6212611

ملتان: 061-4783486